REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

جلد ۴۰ — شمارہ ۴۹

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

قائم مقام ایڈیٹر: محمد کریم الدین شاہد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
ممالک غیر:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:-
۱۷ پونڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:-
دس پونڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۸ جمادی الاول ۱۴۱۲ ہجری — ۵ فتح ۱۳۷۰ ہش — ۵ دسمبر ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ
احبابِ کرام حضورِ انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کو درست کرے

یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام

"بات یہ ہے کہ خدا پر ایمان دو قسم کا ہے ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں، مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے اس کو حاضر و ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا۔ دیکھو انسان ایک ادنیٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا پھر اس خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرأت کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے کہ مجھے اس کا اقرار ہے۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ دنیا کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔ کوئی پرمیشور کہتا ہے کوئی گاڈ کہتا ہے کوئی اور نام رکھتا ہے مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعویٰ ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں۔

انسانی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصان سے بچنے اور اس کے منافع کو لینا چاہتا ہے دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالیٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں۔ اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے۔ مگر نہیں یہ کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں۔

پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے۔ یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۲ تا ۳۱۳)

ضروری اعلان

۱۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر سیکیورٹی کی ڈیوٹی دینے والے جن خدام کی فہرست انہوں نے بھجوائی ہے۔ براہ مہربانی ہر خادم کی دو دو پاسپورٹ سائز فوٹو بھی ارسال فرماویں۔ ہر خادم کی فوٹو کی پشت پر خادم کا نام ولدیت اور عمر ضرور درج ہو۔ اور امیر یا صدر جماعت کی تصدیق بھی لازمی ہے۔

۲۔ جن مجالس نے ابھی رضا کاران کی فہرست نہیں بھجوائی ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد اس سلسلہ میں کاروائی فرماویں۔

۳۔ اگر رضا کار خدام کا بلڈ گروپ معلوم ہو تو ساتھ ہی ارسال کریں۔

ناظم خدمتِ خلق
جلسہ سالانہ قادیان

پرنٹر و پبلشر منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

Manager, THE BADR WEEKLY, QADIAN-143516

پوپ کا اپنے معتمدین کے ساتھ ایک خفیہ اجلاس

عالمِ اسلام کی افسوسناک بے بسی

از محترم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری ۔ لندن

پاکستان کے ایک انگریزی روزنامہ "مسلم" نے اپنی ۲۸ ستمبر کی اشاعت میں پوپ کا اپنے خاص معتمدین کے ساتھ منعقدہ ایک اجلاس کی کاروائی کا کچھ حصہ شائع کر کے ایک نہایت خطرناک اور چونکا دینے والا انکشاف کیا ہے جو عالم اسلام کے لئے عموماً اور مسلمان عرب حکومتوں کے لئے خصوصاً لمحہ فکریہ ہے۔ ذیل میں اس کا اُردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

"حال ہی میں پوپ نے اپنے خاص معتمدین کا ایک اجلاس بلایا جس میں عراق کی تباہی کے بعد مسلمانوں کی صورت حال پر غور کیا گیا۔ بحث کا لُب لباب یہ تھا کہ عراق کی شکست فاش کے بعد اب عرب حکومتوں کے رجحانات کیا ہیں۔ خاص طور پر اس بات کو نوٹ کیا گیا کہ کس طرح مسلمان حکومتوں نے اجتماعی طاقت سے ایک مسلمان عرب حکومت کو مکمل طور پر تباہ کرنے میں مکمل تعاون کیا ہے۔ انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ صورت حال اسلامی تاریخ کا ایک اہم موڑ ہے اور اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عیسائیت فوری طور پر عرب اور عالم اسلام کے اندر تک گھُس جائے تاکہ جو خلا محسوس کیا جا رہا ہے اس کو پُر کر سکے۔

حالات کا جائزہ لینے کے بعد انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ عالم اسلام اب اخلاقی طور پر دیوالیہ ہو چکا ہے اور انسانی اقدار معدوم ہو چکی ہیں کیونکہ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ جب ان کی نظروں کے سامنے عراقی مسلمانوں کو ملیا میٹ کیا جا رہا تھا۔ لاکھوں معصوم انسانوں کو امریکہ کی جدید ترین ٹکنالوجی کی مدد سے انتہائی مہلک ہتھیاروں کے ساتھ موت کی ابدی نیند سلایا جا رہا تھا تو وہ خاموش رہے۔ اور آج بھی چوتھائی ملین سے زیادہ عراقی بچے بھوک کی بدولت اور ضروری ادویات کے نہ ہونے کے باعث ہلاک ہو رہے ہیں تو ان کے کانوں پر جُوں تک نہ رینگی۔

ان ملکوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ عرب اور دیگر مسلمانوں کو مکمل طور پر DEMORALISE کیا گیا ان کے اندر خود داری کو ختم کیا گیا ان کے سامنے ۱۸ ملین عراقی مسلمانوں کو عراقی حکومت کے کرتوتوں کی وجہ سے جسے امریکی قیادت میں مغربی ممالک نے خود پروان چڑھایا تھا، صفحہ ہستی سے ناپید کیا گیا مگر ان پر بے حسی طاری رہی اجلاس میں مندرجہ ذیل اہم سوالات بھی زیر غور آئے۔

۱:۔ عالم اسلام عراقی حکومت کی تباہی اور عراق کے عام مسلمانوں کی تباہی میں کیوں تمیز نہ کر سکا۔

۲:۔ عرب حکومتیں اس عظیم سازش میں شامل ہو کر کس طرح عراق کو تباہی تک پہنچانے کے منصوبہ پر رضامند ہو گئیں

۳:۔ ایسی عرب حکومتیں جن کے مکمل تعاون سے یہ کام ہوا اسی جرم کے بعد اپنے انجام سے کیوں غافل ہیں

۴:۔ کیا اسلام، مقدس زمین پر غیر مسلموں کو اڈے بنانے کی اجازت دیتا ہے تاکہ وہ ۱۸ ملین مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔

۵:۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ خود مسلمان حکمران عراقی مسلمانوں کے قاتلوں کے ساتھ پورا تعاون کرتے رہے

پوپ اور اس کے معتمدین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ موجودہ عرب حکومتوں کی وجہ سے ان علاقوں میں اسلام آہستہ آہستہ معدوم ہوتا جا رہا ہے اس لئے عیسائیت کے فروغ کے امکانات روشن ہیں اس لئے متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ مشرقِ اوسط کے ممالک میں کثرت سے عیسائی مبلغین کو بھجوایا جائے تاکہ مسلمانوں کو حلقہ بگوش عیسائیت کیا جا سکے۔ چونکہ اس وقت عرب حکومتیں خود کو غیر مستحکم سمجھتی ہیں اور مکمل طور پر امریکہ کے رحم و کرم پر ہیں اس لئے پوپ نے فرمان جاری کیا کہ عرب حکومتوں کو کہا جائے کہ وہ مندرجہ ذیل باتوں کا اطمینان دلائیں۔

الف :۔ جو مسلمان رضاکارانہ طور پر عیسائیت اختیار کریں ان کے خلاف ہرگز کسی قسم کی کاروائی نہیں ہونی چاہیئے اور نہ ہی ان کو زبردستی عیسائیت چھوڑنے پر مجبور کیا جائے۔

ب :۔ عیسائی مبلغین کو ان ممالک میں عیسائیت کا پیغام پھیلانے میں کوئی روکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے۔

اس سلسلہ میں ایک سپیشل کمیٹی کا انعقاد کیا گیا جو ان نقاط پر غور کر کے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے پوپ کو اپنی سفارشات پیش کرے گی۔ اجلاس میں طویل بحث کے بعد ۱۵۳ صفحات پر مشتمل ایک خفیہ دستاویز پوپ کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے

اس رپورٹ میں مغربی افریقہ کے انقلابی تمبید کے ۸ ملین مسلمانوں کو عیسائیت میں داخل کرنے کے منصوبہ پر خاص زور دیا گیا۔ نیز جنوبی سوڈان میں کرنل جان گارنگ (GARANG) کے ہاتھ مضبوط کرنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ وہ عیسائیت کے فروغ کے پروگرام کو وسیع تر کر سکے حال ہی میں گارنگ نے دس ہزار بچوں کو جن کی عمریں ۱۴ سال سے کم ہیں اغوا کر کے گوریلا لڑائی کی تربیت دینا شروع کی ہے اور فرانس کے ایک وزیر نے اس کی حوصلہ افزائی کے لئے جنوبی سوڈان کا دورہ کیا ہے۔ جب خرطوم کی حکومت نے اس کے دورہ پر احتجاج کیا اور کہا کہ اس کا یہ قدم ملک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کے مترادف ہے نیز بین الاقوامی اصولوں اور بنیادی انسانی حقوق کے منافی ہے تو یہ کہہ کر خاموش کرا دیا گیا کہ سوڈان حکومت ملک میں بنیاد پرستوں کی حمایت کر رہی ہے اور انہی کی پالیسیوں پر عمل پیرا ہو رہی ہے۔

اسی طرح شمالی افریقہ میں اسلامی تحریکوں کو بُری طرح کچلا جا رہا ہے۔ لیبیا میں اخوان المسلمین MUSLIM BROTHERHOOD پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ٹیونس میں النہضہ کے سینکڑوں اراکین کو معمولی معمولی جرموں کے الزام میں گرفتار کیا جا چکا ہے ان پر الزام ہے کہ وہ زین العابدین ابن علی کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ الجیریا میں عباسی مدنی کی اسلامک سالویشن فرنٹ (ISLAMIC SALVATION FRONT) کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ جبکہ مراکش میں اسلامی تحریک العدل والاحسان کو کچلا جا رہا ہے۔ روزنامہ "مسلم" کا مضمون نگار لکھتا ہے کہ یہاں یہ بات کہنے میں مبالغہ نہیں کہ مسلمانوں کی اس حالت زار پر عیسائیوں کو مطعون کرنا درست نہیں انصاف کی بات ہے کہ وہ ان علاقوں میں دخول کر رہے ہیں۔ جہاں عرب حکومتوں کی پالیسیوں کی وجہ سے خلا پیدا ہو گیا ہے۔"

خط بنام صدر نگران بورڈ بدر

مکرم منصور احمد صاحب بی ٹی۔ لندن اپنے خط مورخہ ۱۸ نومبر ۹۱ء بنام محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر نگران بورڈ بدر، میں اخبار بدر سے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ "بدر" نہایت باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے۔ اور اس کے مضامین پڑھ کر دل جذبات سے بھر جاتا ہے۔ اردو نہایت عمدہ مضامین مثالی۔ موضوع برحق۔ الغرض ہر لحاظ سے بدر اپنی نورانی اور پُرسکون چاندنی سے دنیا کو منور کر رہا ہے۔ اگر کوئی شکایت ہے تو یہ ہے کہ بس چند صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔ گو میں اس کے پس منظر اور مشکلات کا تصور کر سکتا ہوں۔ مگر آخر شکایت کرنے میں کیا حرج ہے ......

..... بہرحال دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ بدر کو ماہ کامل بنا دے اور اس کی شعاؤں سے ایک جہاں روشن ہو۔ آمین"

اک اِلتجا

میرے زخموں پر تو مرہم خود لگا میرے خُدا!
ہر قدم پر میری بگڑی کو بنا میرے خُدا!

کوئی بھی ساتھی نہیں تیرے سوا تیرے سوا
کون کر سکتا ہے تجھ جیسی وفا میرے خُدا!

جب سے جانا ہے تجھے ہر غیر کو بھولے ہیں ہم
یاد تیری ہے میرے دل کی غذا میرے خُدا

تیرے احسانوں کی بارش سے ہوا ہوں تر بتر
شکر کیسے ہو تیرا مجھ سے ادا میرے خُدا

نہ کوئی تھا علم میرے پاس نہ کوئی ہنر
پھر بھی تیرے فضل کا مورد بنا میرے خُدا

معاف کر میرے گناہ اے قادر مطلق خُدا!
ساتھ ہو میرے تیری رحمت سدا میرے خُدا!

ہوں تیرا اک بندہ عاصی کہتے ہیں مومن جسے
مان لینا میری ہر اک التجا میرے خُدا

(خاکسار خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

خطبہ جمعۃ المبارک

تحریک جدید کا آغاز حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں الٰہی منشاء کے تابع فرمایا تھا

اسی تحریک جدید کے اخلاص اور قربانیوں کا پھل ہے کہ جماعت احمدیہ اس وقت دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں قائم ہو چکی ہے

ہم نے بالعموم یہ دیکھا ہے کہ وصولی کی طرف تو زیادہ سنجیدگی سے توجہ دی جاتی ہے لیکن وعدے لکھوانے کی طرف توجہ نہیں دی جاتی

جو قربانی دل کی چوکھٹ سے خلوص اور پیار اور محبت کے ساتھ نکلتی ہے اُسے لازماً پر پرواز عطا ہوتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم نبوت (نومبر) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

آج کے خطبہ میں دو موضوع میرے پیش نظر ہیں۔ سب سے پہلے تو تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کرنا ہے اور اس کے بعد پھر کچھ گھنٹوں تک غالباً رات کو کسی وقت جماعت جاپان کا سالانہ جلسہ شروع ہوگا اور ان کی یہ خواہش تھی کہ میں براہِ راست اس جلسے میں ان سے خطاب کروں۔ یہ چونکہ ایک ایسی نئی رسم پڑ جاتی جس کو نبھانا میرے لئے اور بعض دوسری جماعتوں کے لئے بھی مشکل ہو جاتا اس لئے ان سے میں نے معذرت کی لیکن چونکہ وہ جماعت خدا کے فضل سے بہت ہی خلص اور بعض پہلوؤں سے امتیازی شان رکھنے والی جماعت ہے، اس لئے ان کی دلداری کی خاطر یہ تدبیر میں نے نکالی کہ خطبہ جمعہ میں کچھ وقت کے لئے ان کو بھی مخاطب ہو جاؤں گا اور وہ یہی کیسٹ ان لوگوں کے لئے جلسے میں چلا دیں گے جو براہِ راست نہیں سن رہے تو اس طرح گویا ان کے جلسے کا آغاز اس جمعہ کے ساتھ ہی ہو جائے گا۔ پس یہ دو باتیں ہیں جو میں آج احباب جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

تحریک جدید کا آغاز حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں احرار موومنٹ کے ردّ عمل کے طور پر مگر الٰہی منشاء کے تابع فرمایا تھا یعنی بظاہر تو اس کا تعلق مجلس احرار کی اس مخالفانہ جدوجہد سے ہے جس میں انہوں نے یہ عہد و پیمان باندھے تھے اور بڑے بڑے دعاوی کئے تھے کہ ہم اپنے آپ کو احمدیت کو مٹا دینے کے لئے وقف کرتے ہیں اور ہمارا مقصدِ حیات یہی ہے کہ احمدیت کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا جائے۔ چنانچہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۱۹۳۴ء کے لگ بھگ قادیان کے جلسہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ آپ دیکھیں گے کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور قادیان میں کوئی مرزا غلام احمد کا نام لیوا باقی نہیں رہے گا۔ یہ وہ بلند دعاوی تھے جو احرار نے کئے۔ بلند ان معنوں میں کہ شور بہت بلند تھا مگر معنوی لحاظ سے دنیا کے پست ترین دعاوی تھے کیونکہ وہ دعویٰ جو خدا کی آواز کو مٹانے اور دبانے کے لئے کیا جائے وہ دنیا کا ذلیل ترین دعویٰ کہلا سکتا ہے۔ پس ایک لحاظ سے بلند اور ایک لحاظ سے پستی میں انتہائی ذلت کے مقام کو پہنچا ہوا یہ دعویٰ تھا جس کے ردّ عمل میں حضرت مصلح موعودؓ نے بہت سے پروگرام بنائے اور جماعت کو اس تحریک کے مقابلے کے لئے آمادہ کیا اس دوران اللہ تعالیٰ نے القاء کے طور پر آپ کے دل پر یہ تحریک نازل فرمائی اور آپ نے اپنے خطبہ میں یہ ذکر فرمایا کہ تحریک تو میری ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک القاء ہے اور

یقیناً یہ ایک الٰہی تحریک ہے

جو دنیا میں عظیم الشان نتائج پیدا کرے گی۔ پس وہ احرار جو قادیان کی چار دیواری میں بھی احمدیت کا دم گھونٹنے کا عزم لیکر اٹھے تھے ان احرار کے اپنے دم گھونٹے گئے اور حضرت مصلح موعودؓ نے انہی دنوں میں جبکہ وہ یہ بلند بانگ دعاوی کر رہے تھے یہ اعلان کیا کہ خدا نے جو مجھے خبر دی ہے اس کے مطابق میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں۔ پس ان کی اپنی زمینیں ان کے پاؤں تلے سے نکل گئیں اور خدا تعالیٰ نے دنیا میں وسیع ممالک کی نئی نئی زمینیں احمدیت کو عطا کیں اور آج یہ اسی تحریک جدید کے اخلاص اور قربانیوں کا پھل ہے کہ جماعت احمدیہ اس وقت دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ پس دنیا کی تحریکات اپنے عزائم سے کراتی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ ہی کا عزم ہے۔ جو دنیا پر غالب آیا کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا: وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ وہ بھی مکر کرتے ہیں، تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ بھی ایک مکر کرتا ہے لیکن اللہ خیر الماکرین ہے۔ ان معنوں میں خیر الماکرین کہ اللہ کا مکر یقیناً غالب آتا ہے اور ہمیشہ غالب آتا ہے اور ان معنوں میں خیر الماکرین کہ وہ بدیوں کے مکر کرتے ہیں اور اللہ بھلائی کے مکر کرتا ہے اور اچھی اچھی تدبیریں کرتا ہے۔

اس مضمون کو قرآن کریم نے اور بھی کئی جگہ مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ پس دشمن کی ہر وہ تحریک جو خدا تعالیٰ کی کسی تحریک کے مقابل پر اٹھتی ہے۔ اور اس کو مٹانے کا عزم لے کر اٹھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کے مقابل پر ایسی تحریکات جاری فرماتا ہے کہ دن بدن دشمن کے عزائم کو ناکام اور نامراد بناتی چلی جاتی ہیں۔ اور بالآخر فتح خدا تعالیٰ کی تدبیروں کی ہی ہوا کرتی ہے۔ اس کا ایک نمونہ ہم نے تحریک جدید کی صورت میں دیکھا ہے۔ جس طرح اس درخت نے نشوونما پائی جس طرح اس کی شاخیں پھیلیں اور دور دور تک مختلف ممالک میں پھیل گئیں۔ یہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے اور وہ آنکھیں جو بینائی رکھتی ہیں ان کے لئے احمدیت کی صداقت کے ثبوت کے لئے یہی ایک معجزہ کافی ہونا چاہیئے۔ مگر جن کو بینائی نصیب نہ ہو وہ تو سورج کو بھی نہیں دیکھ سکتے ان کے لئے تو کوئی معجزہ بھی کسی قسم کا فائدہ نہیں دے سکتا۔

تحریک جدید کے چندوں کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ قدم آگے کی طرف ہی بڑھا ہے۔ اور گذشتہ چند سالوں میں خصوصیت کے ساتھ بیرونی ممالک بہت آگے نکلے ہیں۔ جب میں لفظ بیرونی کہتا ہوں تو چونکہ میرا وطن، پاکستان ہے اور پاکستان کی نسبت سے یہ کہنے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے مراد ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک ورنہ جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے کوئی بیرونی ملک نہیں ہے۔ سب احمدیت کے ممالک ہیں۔ سب احمدیت کی سرزمینیں ہیں۔ ہم ہر جگہ اندرونی ملک کے رہنے والے ہیں پس اس پہلو سے اس محاورے کو سطحی طور پر سمجھیں۔ اس کو حقیقی معنوں پر اطلاق نہ کریں۔ احمدیت کے لئے کوئی بیرونی دنیا نہیں رب احمدیت کی اپنی دنیا ہے۔ پس جہاں تک پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ چند سالوں میں حیرت انگیز تیزی کے ساتھ جماعتوں نے قدم آگے بڑھائے ہیں یہاں تک کہ اگلے چند سالوں میں یہ خطرہ دکھائی دیتا ہے کہ بعض ممالک کے چندے پاکستان سے بھی آگے بڑھ جائیں اور ایک وقت ایسا تھا جبکہ پاکستان میں احمدیت کے دشمن اپنے منصوبے بناتے وقت اس بات کو اہمیت

باکرتے تھے کہ احمدیت کے دنیا میں پھیلنے کی طاقت کا راز وہ چندے ہیں جو پاکستان میں اکٹھے ہوتے ہیں اور بیرونی ممالک پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر پاکستان کے چندوں کا باہر نکلنا بند کر دیا جائے تو ان کی بیرونی سرگرمیوں کا دم گھوٹا جائیگا اس لئے کئی دفعہ وفود بنا کر یہ حکومتوں کے سربراہوں تک پہنچے اور مطالبات میں ایک اہم ترین مطالبہ یہ ہوا کرتا تھا کہ آپ نے پاکستان کی احمدیہ جماعت کو جو یہ رعایت دے رکھی ہے کہ یہ اپنے چندے دوسرے ملکوں کی طرف منتقل کروائیں یہ بہت بھاری ظلم ہے۔ اس رعایت کو ختم کرنا چاہئے۔ اس کے برعکس ہمیں یہ موقعہ ملنا چاہئے کہ ہم آپ کی مدد سے بیرونی دنیا میں یعنی پاکستان سے باہر کی دنیا میں تبلیغ کریں۔ چنانچہ بالآخر ان کے یہ مطالبات منظور ہوئے۔ پاکستان کی جماعت احمدیہ کو EXCHANGE کی جو سہولت دی جاتی تھی وہ سہولتیں بند کر دی گئیں اور بہت سی قدغنیں لگا دی گئیں۔ یہاں تک کہ واقعۃً انہوں نے گویا جماعت کے مالی نظام کی شہ رگ پر ہاتھ ڈالا اور یہ سمجھا کہ اس طرح تمام دنیا میں احمدی جماعتوں کو خون کی سپلائی بند ہو جائیگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو نتیجہ ظاہر فرمایا وہ اس کے بالکل برعکس ہے اب پاکستان کا چندہ تمام دنیا کے تحریک جدید کے مجموعی چندوں کے مقابل پر ایک تہائی بھی نہیں رہا اور بعض ممالک اس تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پاکستانیوں کے لئے خطرہ ہے کہ چند سال کے بعد وہ صف اول میں کھڑے رہنے سے محروم رہ سکتے ہیں۔ پس ان کو دعا بھی کرنی چاہیئے اور کوشش بھی کہ جو اولیت کا مقام اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے اس کو وہ قائم رکھیں۔

تفصیلی رپورٹیں پڑھ کر سنانے کا تو اس خطبہ میں وقت نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے گذشتہ سال یہی طریق اختیار کیا تھا کہ چند چوٹی کی

بڑی بڑی خدمت کرنیوالی جماعتوں کی فہرست

آپ کے سامنے پڑھ کر سناؤں گا اور چندوں کے متعلق کہیں نہ کہیں ایسے تبصرے کروں گا جس کے نتیجہ میں ان جماعتوں کو بھی فائدہ ہو اور دوسری سننے والی جماعتوں کو بھی احساس ہو کہ وہ آگے بڑھنے والی جماعتوں کے مقابل پر کہاں کھڑے ہیں اور کس کس جگہ کمی ہے اور کہاں ترقی کی مزید گنجائشیں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق امسال بھی پاکستان کو خدا تعالیٰ نے اولیت عطا کی ہے اور اس کے بعد جرمنی کی جماعت کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ دنیا کے باقی تمام ممالک کے مقابل پر وہ اوّل ٹھہرے۔ چنانچہ ان میں ہر لحاظ سے خدا کے فضل سے نمایاں ترقی پائی جاتی ہے۔ ۹۰-۱۹۸۹ء میں جرمنی کی جماعت کا وعدہ ایک لاکھ ۲۷ ہزار ۴۵۶ پاؤنڈ تھا جس کے مقابل پر ان کی وصولی ایک لاکھ ۴۷ ہزار ۵۹۶ پاؤنڈ تھی گویا کہ وعدہ بھی خدا کے فضل سے بہت اچھا اور وصولی بھی وعدے سے بڑھ کر۔ ۹۱-۱۹۹۰ء میں جرمنی کی جماعت نے اپنا وعدہ بڑھا کر ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۳۴۹ کر دیا اور خدا کے فضل سے وصولی بھی ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۳۴۹ ہے۔ اس ضمن میں میں یہ بات کھولنا چاہتا ہوں کہ جن جماعتوں کی طرف سے بعینہٖ اتنی ہی وصولی کی خبر ملتی ہے ان کے مالیاتی نظام کی صحت پر شک پڑ جاتا ہے کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں چندہ دہندگان موجود ہوں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ جتنا وعدہ کیا گیا ہو بعینہٖ اتنا ہی وعدہ پورا ہو۔ وجہ یہ ہے کہ بعض وعدہ کنندگان بیچارے ایسے بھی ہیں جو بڑے اخلاص سے نیک نیت سے وعدہ کرتے ہیں لیکن درمیان میں حادثات کا شکار ہو کر مالی لحاظ سے یہ توفیق نہیں پاتے کہ اپنے وعدے کو پورا کر سکیں چنانچہ بعض دفعہ ان کی طرف سے بڑی دردناک چٹھیاں ملتی ہیں کہ ہم مجبور ہو گئے ہیں اگر اجازت دی جائے تو کچھ عرصہ کے لئے ہمیں وصولی کی قید سے آزادی دی جائے، پھر جب خدا توفیق عطا فرمائیگا ہم شامل ہو جائیں گے تو یہ واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ یہ حوادث زمانہ ہیں ان سے کسی ملک کو بھی استثناء نہیں ہے۔ جرمنی کو بھی نہیں ہے وہاں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ عموماً ایک طبقہ ایسا بھی ہوتا ہے جو چندہ لکھواتا ہی نہیں اور اگر لکھوانا چاہے بھی تو کسی نہ کسی جگہ چندے لکھنے والوں کی طرف سے غفلت ہوتی ہے کیونکہ ہم نے بالعموم یہ دیکھا ہے کہ وصولی کی طرف تو زیادہ سنجیدگی سے توجہ دی جاتی ہے لیکن وعدے لکھوانے کی طرف اتنی سنجیدگی سے توجہ نہیں دی جاتی کیونکہ جماعت میں بالعموم یہ بڑا گہرا تأثر ہے کہ پیسہ تو ہم نے دینا ہی دینا ہے۔ یا لوگوں نے چندہ تو ادا کرنا ہی کرنا ہے، وصولی کے وعدے تو ایک رسمی سی چیز ہے، یہ نہ بھی ہو تو فرق نہیں پڑتا اس لئے میرا سالہا سال کا یہی تجربہ ہے جب میں وقف جدید میں بھی کام کرتا تھا کہ وعدے لکھوانے میں جماعتوں کی طرف سے سستی ہوتی ہے اور عملاً وصولی کے وقت جماعتیں خدا کے فضل سے مستعد ہو جاتی ہیں پس وعدوں سے وصولی بڑھنی چاہیئے اور بالعموم یہی ہوا کرتا ہے کہ جو لوگ کم دے سکتے ہیں ان کے مقابل پر زیادہ دینے والے نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں اور بالعموم یہی شکل بنتی ہے

کہ آخر وعدوں کے مقابل پر وصولی بڑھ جاتی ہے۔ اس کے برعکس بعض جماعتیں جیسی ہیں ملک کی اقتصادی حالت کے بہت کمزور ہوتی ہیں یعنی سارے ملک کی اقتصادی حالت اتنی کمزور ہے جیسے سیرالیون میں کہ ایک وقت کی روٹی بھی اکثر باشندوں کو میسر نہیں آ رہی۔ ایسے حالات میں وعدے خواہ کتنے ہی اخلاص سے لکھائے گئے ہوں سارے ملک کا اقتصادی معیار مہینوں کے اندر گرتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ کئی گنا روپے کی قیمت میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ اگر چاہیں بھی تو پھر وعدے پورے نہیں کر سکتے تو ان کا وعدوں کو پورا کرنا ان کے اخلاص کے لئے پیمانہ نہیں ہے بلکہ کسی اور چیز کا پیمانہ ہے یہ ان کی بے کسی اور مجبوری کا پیمانہ ہے پس اس پہلو سے بھی یہ عقلاً ممکن ہی نہیں کہ جتنے وعدے لکھوائے گئے ہوں بعینہٖ اتنی وصولی ہو جائے تو جرمنی کی اس رپورٹ میں کچھ خامی رہ گئی ہے۔ یہ وصولی تو یقیناً ہوئی ہے۔ کیونکہ جہاں تک میں نے ان کے مالی نظام کو دیکھا ہے جب وہ کہتے ہیں کہ یہ وصولی ہے تو لازماً وہ اتنا روپیہ دکھاتے ہیں، موجود ہوگا لیکن میرا خیال ہے کہ جلدی کی رپورٹ ہے اور بہت سی وصولیاں ابھی آئی نہیں ہوں گی۔ اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی اس معاملہ پر نظر ثانی کرنی چاہیئے جیسا کہ U.K کو بھی یعنی انگلستان کی جماعت کو بھی اپنی رپورٹ پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ U.K کا ۹۰ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تھا اور بعینہٖ ۹۰ ہزار پاؤنڈ پورا ہوا ہے۔ اب یہ بھی عقل میں آنے والی بات نہیں ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ اس سے پہلے پچھلے سال U.K کا وعدہ ۹۰ ہزار کا تھا اور وصولی ۷۱ ہزار ۲۰۷ تھی۔ اس لئے یہ تعجب کی بات ہے کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ امیر صاحب اس کی چھان بین کر کے پھر رپورٹ بھجوائیں گے بہر حال U.K کی یہ خوش قسمتی ہے کہ جرمنی کے بعد یہ دوسرے نمبر پر ہیں اور تیسرے نمبر پر امریکہ ہے جس کے وعدے گذشتہ سال ۷۵ ہزار ۱۰۵ کے تھے اور وصولی بھی بعینہٖ ۷۵ ہزار ۱۰۵ کی تھی جو تعجب انگیز ہے اور امسال ان کے وعدے ۸۰ ہزار ۹۴۷ کے تھے اور وصولی بھی بعینہٖ ۸۰ ہزار ۹۴۷ ہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی امیر صاحب کے لئے چھان بین کی کافی گنجائش موجود ہے۔ کینیڈا کا نمبر چوتھا ہے یعنی پاکستان کو چھوڑ کر اور ان کے وعدے گذشتہ سال (۵۱-۵۹) ۵۱ ہزار ۵۹ کے تھے اور وصولی ۴۷ ہزار ۸۹۳ تھی اور امسال ان کے وعدے ۶۱ ہزار ۲۷۱ کے تھے اور وصولی ۴۲،۰۵۰۔ پس کینیڈا کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے۔ بڑی مخلص جماعت ہے لیکن بہت حد تک تربیت کے محتاج نوجوان بھی وہاں پہنچے ہوئے ہیں اور بعض ایسے خاندان ہیں جن کا پہلے جماعت سے کوئی ایسا خاص تعلق نہیں تھا۔ کینیڈا میں جا کر ان کے اندر نئی زندگی پیدا ہوئی ہے تو وہاں کے مالی نظام کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا مرکزی نظام تو بہت مستحکم ہے اور کمپیوٹر کی مدد سے جدید ترین طریق پر وہ حساب رکھتے ہیں لیکن خالی کمپیوٹر سے کام نہیں بنا کرتے۔

نظام جماعت میں دو چیزوں کی ضرورت ہے

اوّل اخلاص کے معیار کو بلند کرنا۔ دوسرے کارکنوں کی محنت اور نظم و ضبط کے نظام کو بہتر بنانا اگر سلسلہ کے کارکن محنت سے کام کرنے والے ہوں اور نظم و ضبط کے ساتھ ان کے کام کی نگرانی ہو تو بالعموم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دبے ہوئے اخلاص بھی چمک اٹھتے ہیں اور جماعت میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اخلاص کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے جو ظاہر و باہر پیشانیوں سے پھوٹتا اور قربانیوں سے ظاہر ہوتا ہے اور ایک وہ ہے جو ہر احمدی کے دل میں بیج کے طور پر موجود رہتا ہے یا دبی ہوئی لہروں کے طور پر موجود رہتا ہے۔ ایسے اخلاص کو ابھارنا اور باہر لانا یہ سلسلہ کے کارکنوں کی کارکردگی پر منحصر ہے۔ اگر وہ اچھے ہوئے، مخلص ہوں عقل والے ہوں، حکمت کے ساتھ بجائے روپے کے مطالبے کرنے کے ان کے اخلاص کے جذبات کو ابھارنے کی کوشش کرنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہترین نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ انڈونیشیا کا نمبر پاکستان کو چھوڑ کر باہر کی دنیا میں پانچواں ہے۔ انڈونیشیا نے گذشتہ سال ۴۲ ہزار کے وعدے کئے تھے اور وصولی ۲۷ ہزار کی ہوئی امسال یعنی جو سال اب گذر چکا ہے اس میں ۴۵ ہزار ۷۸۵ کے وعدے تھے اور وصولی ۴۵ ہزار ۷۸۵ ہوئی ہے۔ اس وصولی کی ممکن ہے ایک یہ بھی وجہ ہو یعنی بعینہٖ ہونے کی کہ بعض جماعتوں نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے شاید انڈونیشیا بھی اس میں شامل ہے۔ ان کے متعلق مال کے شعبہ نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ گذشتہ سال کی رپورٹ کو دہرا دیا ہے یعنی وعدوں کی رپورٹ تو مل چکی ہے لیکن وصولی کی گذشتہ سال کی رپورٹ کو انہوں نے من و عن اسی طرح بیان کر دیا ہے۔ بعض پہلی جماعتیں بھی جن پر میں نے تعجب کا اظہار کیا ہے ان کی رپورٹیں مل چکی ہیں اور رپورٹوں میں بعینہٖ وہی اعداد و شمار ہیں جیسے میں نے پڑھ کر سنائے ہیں لیکن انڈونیشیا کے معاملہ میں ابھی آخری

رپورٹ آنے والی ہے۔

ماریشس کا نمبر چھٹا آتا ہے اور ان کا گذشتہ وعدہ ۹,۹۰۸ تھا، وصولی ۹,۷۲۴۔ اور امسال ۱۶,۶۵۰ اور وصولی ۱۶,۶۵۰۔ یہ بھی تعجب انگیز ہے

یہ معاملہ یقیناً تعجب انگیز ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی بعینہٖ وعدوں کے مطابق ہے جبکہ خدا کے فضل سے تعداد چندہ دہندگان بہت بھاری ہے اور یہ عقلاً ممکن نہیں ہے کہ بعینہٖ ویسی وصولی ہو۔ ماریشس کا بھی یہی حال ہے ۱۶,۶۵۰ کے وعدے ۱۶,۶۵۰ وصولی اور جاپان کی وصولی امسال معمولی سی کم رہ گئی ہے جس کی جاپان سے بہرحال توقع نہیں اور وہ ہے ۱۵,۱۵۵ کے ان کے وعدے تھے اور وصولی ۱۴,۷۵۱ کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس میں بھی رپورٹ کی کوئی خامی رہ گئی ہوگی ورنہ جماعت جاپان کا جیسا کہ میں نسبتاً تفصیلی ذکر کروں گا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سے ہرگز یہ امید نہیں کہ وہ وعدوں سے کم وصولی کرنے والے ہوں۔

ہندوستان کی پوزیشن

پاکستان کے بعد باہر کی جماعتوں میں آٹھویں نمبر پر ہے۔ ان کے وعدے سال گذشتہ ۱۴۱,۲۴۳ تھے۔ وصولی ۱۱۴,۰۰۰ اور اب جو سال گزرا ہے اس میں ۱۴۵,۴۴۴ کے وعدے تھے اور وصولی ۱۲۰,۲۰۷۔ ہندوستان کے حالات ایسے ہیں کہ ان میں یہ بات سمجھنے کے قابل ہے یعنی سمجھی جا سکتی ہے اور ان کو اس بات کا حق دیا جا سکتا ہے کہ یہ کسی حد تک وصولی میں پیچھے رہ جائیں کیونکہ کشمیر کی جماعتیں بہت ہی سنگین حالات میں سے گذر رہی ہیں اور ہندوستان ویسے بھی بہت پھیلا ہوا ملک ہے جس کے مقابل پر قادیان میں جماعتوں تک پہنچنے کے جو وسائل ہیں وہ سردست نسبتاً کم ہیں۔ انسپکٹران بھی کم ہیں اور لمبے سفر درپیش ہوتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی خاطر اگر یاددہانی کے لئے انسپکٹر بھیجے جائیں تو انسپکٹر بھجوانے کا خرچ زیادہ آتا ہے۔ اور وہاں سے وصولی کم ہوتی ہے تو اس لحاظ سے کچھ ایسی دقتیں ہیں کہ ان کی مجبوریاں ہیں، اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کے میدان میں پہلے کی نسبت زیادہ آگے بڑھ رہا ہے۔

جہاں تک فی کس وصولی کا تعلق ہے اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جاپان تمام دنیا کو میلوں پیچھے چھوڑ گیا ہے لیکن اس سے پہلے میں تعداد کا ذکر کر دوں۔ چندہ دہندگان کی تعداد بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس پہلو سے ہمیں تعداد پر بھی ہمیشہ نظر رکھنی چاہیئے۔

جرمنی میں چندہ دہندگان کی تعداد گذشتہ سال ۴,۸۰۴ تھی۔ اس سال خدا کے فضل سے ۷,۰۹۰ ہے۔ U.K. میں ۳,۰۰۰ تھی اب بڑھ کر ۳,۴۳۴ ہو گئی۔ امریکہ میں ۲,۲۵۱ تھی اور اب گر کر ۱,۱۹۶ رہ گئی۔ کینیڈا میں ۲,۴۵۲ تھی جو بڑھ کر ۵,۰۰۰ ہو گئی۔ انڈونیشیا میں ۲,۴۵۷ تھی جو بڑھ کر ۹,۹۹۱ بن گئی۔ ماریشس میں ۹۷۴ کے مقابل پر ۱,۰۹۶ تعداد ہوئی اور جاپان میں ۱۰۰ سے بڑھ کر ۱۳۰ تک تعداد پہنچ گئی ہے۔ ہندوستان میں ۱۲,۸۱۵ تعداد تھی اور اب بھی ۱۲,۸۱۵ دکھائی گئی ہے جو عقلاً ممکن نہیں۔ اس لئے ان کے اعداد و شمار میں بھی درستی کی کوئی گنجائش موجود ہے۔

پہلے دس میں ناروے بھی شامل ہے۔ ان کے چندہ کی کیفیت یہ ہے کہ سال گذشتہ انہوں نے ۴,۴۴۶ پاؤنڈ کا وعدہ کیا تھا، وصولی ۶,۴۷۰ تھی۔ اور امسال یعنی سال جو ابھی ختم ہوا ہے ان کا وعدہ ۷,۰۴۰ کا تھا اور وصولی ۶,۷۶۵۔ ان کی تعداد میں بھی خدا کے فضل سے اضافہ ہے ۱۴۵ پچھلے سال تھی اور اب ۴۵۲ ہو چکی ہے۔

اس کے بعد اب میں فی کس وصولی کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ جاپان دنیا کے سب ممالک میں فی کس وصولی کے لحاظ سے آگے نکل گیا ہے۔ جاپان کی جماعت نے فی چندہ دہندہ تحریک جدید ۲۶۴٫۴۶ پاؤنڈ ادا کئے ہیں جو بہت غیر معمولی رقم ہے۔ امریکہ جاپان سے تقریباً نصف پیچھے رہ گیا ہے اور ۱۳۱ پاؤنڈ فی چندہ دہندہ تحریک جدید ادا ہوا ہے۔ جرمنی اللہ کے فضل سے تیسرے نمبر پر ہے اور ۸۰ پاؤنڈ فی کس چندہ ادا کیا گیا ہے جو جاپان سے تقریباً چوتھا حصہ اور امریکہ سے تقریباً نصف ہے۔ لیکن اس پہلو سے جرمنی کی قربانی قابل تحسین ہے کہ جرمنی کی جماعت میں بھاری اکثریت غرباء کی ہے اور ایسے بھی ہیں جو بغیر کسی کام کے ہیں اور حکومت کی طرف سے جو زندگی کی بقاء کے لئے گزارے ملتے ہیں اس پر گزارہ کر رہے ہیں اور اس پر بھی چندے دے رہے ہیں۔ اس لئے جہاں تک جرمنی کی جماعت کا تعلق ہے ان کا ۸۰ پاؤنڈ فی کس تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا بہت ہی عظیم الشان قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے اور ان کے اموال میں، جان میں، اخلاص میں اور بھی بہت ترقی دے جس طرح کہ باقی جماعتوں کے لئے بھی ہماری یہی تمنا ہے۔ U.K. کی کیفیت ۲۲٫۲۷ ہے۔ اب یہ سوچنے والی بات ہے کہ انگلستان کی جماعت جرمنی سے پیچھے رہ جائے۔ جہاں تک تعداد کا تعلق ہے چونکہ جرمنی کی جماعت تعداد میں بڑھ گئی ہے۔ اس لئے ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ جرمنی کا چندہ U.K. سے بڑھ جائے لیکن فی کس قربانی کے معیار کے لحاظ سے جرمنی (کی جماعت)

اقتصادی لحاظ سے انگلستان سے بہت پیچھے ہے۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں خدا کے فضل سے ابھی قربانی کی اور بھی گنجائش موجود ہے۔ کینیڈا ۲۰٫۱۰ ہے۔ ان کی بھی کیفیت کم و بیش جرمنی والی ہی ہے کیونکہ بہت سے لوگ بیکار ہیں اور ویسے بھی اقتصادی بحران ملک میں بہت ہے لیکن اس کے باوجود جرمنی سے اتنا پیچھے رہ جانا یہ تعجب انگیز ہے۔ ناروے ۱۴٫۹۳ ہے۔ ناروے خدا کے فضل سے اقتصادی لحاظ سے اچھا ملک ہے۔ کافی مستحکم ملک ہے اگرچہ وہاں دوست یہ شکایت کرتے ہیں کہ بہت برا حال ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود جہاں تک آمدنیوں کا تعلق ہے یا حکومت کی طرف سے وظائف کا تعلق ہے ناروے میں آمدنیوں کا معیار کافی معقول ہے۔ ان کا عذر یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے مقابل پر خرچ بھی زیادہ ہیں مگر بہرحال ناروے کا کینیڈا سے اتنا پیچھے رہ جانا ضرور تعجب انگیز ہے۔ باقی جو ایشیائی یا افریقی ممالک ہیں ان کے اقتصادی حالات یورپ اور امریکہ وغیرہ سے بالکل مختلف ہیں اس لئے وہاں ایسا موازنہ نہیں کیا جا سکتا تاہم اب چند نام اور پڑھ کر سناتا ہوں۔ ماریشس کی قربانی ۱۱٫۹۳ تقریباً ۱۲ پاؤنڈ فی کس ہے۔ انڈونیشیا کی ۴٫۷۲ ہے جو خدا کے فضل سے انڈونیشیا کے حالات کے مطابق اچھی ہے اور پاکستان کی ۴٫۸۸ ہے جو پاکستان کے لحاظ سے خدا کے فضل سے بہت معقول ہے کیونکہ وہاں ۶ فی کس کے حساب سے یا ۱۲ فی کس کے حساب سے بچوں وغیرہ کو شامل کیا جاتا رہا ہے اور اب یہ بنتا ہے ۱۳۰ سے کچھ اوپر ۱۲۵ فی کس کے لگ بھگ رقم بنتی ہے یعنی روپئے میں۔ اس لحاظ سے تو خدا کے فضل سے پاکستان کا معیار قربانی بھی کافی بلند ہے۔

سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم، فرانس، سویڈن اور ڈنمارک یہ ان ممالک میں سے ہیں جو مجموعی قربانی کے لحاظ سے تو پہلے دس میں جگہ نہیں پا سکے لیکن نسبتی قربانی کے لحاظ سے فی کس چندہ دہندہ کے لحاظ سے ان کا قربانی کا معیار قابل تحسین ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں فی کس چندہ دہندہ نے ۷۱ پاؤنڈ ۴۷ پینس ادا کئے۔ بیلجیئم نے ۴۸٫۴۰ یعنی ۴۸ پاؤنڈ ۴۰ پینس، فرانس میں فی کس چندہ دہندہ نے ۲۳ پاؤنڈ ۵۰ پینس سویڈن نے ۲۲ پاؤنڈ ۴۱ پینس اور ڈنمارک نے ۱۹ پاؤنڈ ۴۴ پینس۔

افریقن ممالک میں جو نمایاں طور پر آگے بڑھنے والے ہیں ان میں کینیا اور گیمبیا ہیں۔ کینیا خدا کے فضل سے اقتصادی لحاظ سے باقی افریقہ میں بہتر ہے۔ وہاں فی کس تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والے نے ۵ پاؤنڈ ۴۳ پینس ادا کیا اور گیمبیا میں ۴ پاؤنڈ ۱۴ پینس۔ گیمبیا اقتصادی لحاظ سے کینیا سے بہت پیچھے ہے اور بہت غریب ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے گیمبیا کے احمدیوں کا مالی قربانی کا معیار خدا کے فضل سے بہت قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔ برکینا فاسو میں بھی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور یہ ملک تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ یہاں بھی چندوں کے معیار میں بہتری کی طرف نمایاں رجحان ہے اور فی چندہ دہندہ ۳ پاؤنڈ ۷ پینس برکینا فاسو نے ادا کیا ہے جو خدا کے فضل سے ان کی اقتصادی حالت کے مقابل پر بہت بہتر ہے۔ بینن نے ۲ پاؤنڈ ۹۴ پینس ادا کئے ہیں۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا غریب ملک ہے لیکن اللہ کے فضل سے یہاں بھی جماعت اچھی قربانی کرنے والی اور آگے بڑھنے والی ہے۔ نائیجیریا ابھی اقتصادی لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ یہ شاید کینیا سے بھی مضبوط ہو یا غالباً مضبوط تو نہیں لیکن اس کے قریب ہوگا کیونکہ یہاں تیل کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں اس لحاظ سے یہ دولت ہے ورنہ آبادی بھی بہت ہے۔ کئی لحاظ سے غربت بھی ہے اس لئے میں معین نہیں کہہ سکتا کہ دونوں میں سے کون اقتصادی لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے مگر اچھے ممالک میں ہے اور اس کے باوجود تحریک جدید کی مالی قربانی میں صرف ایک پاؤنڈ ۲۸ پینس ادا کئے ہیں اور باقی ممالک تو بیچارے پھر برائے نام قربانی کرنے والے ہیں لیکن ان کی غربت کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو ہو سکتا ہے بہت سے اعلیٰ مقام پانے والے ممالک سے بھی ان کے اخلاص کا معیار خدا کی نظر میں بلند تر شمار ہو۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کی قربانی مقبول ہے اور کس کی نہیں۔ روپوؤں میں ہم اس کو جانچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ روپے کے پیمانوں میں اس کو جانچتے اور اندازے لگاتے ہیں کہ جماعت کا اخلاص کیا ہوگا لیکن نیتوں کا مضمون بہت ہی گہرا اور پھیلا ہوا اور الجھا ہوا مضمون ہے اس لئے

آخری فیصلہ تو خدا کی چوکھٹ پر ہوگا۔

اس چوکھٹ میں اگر یہ قربانیاں مقبول ہو جائیں اور خدا تعالیٰ ان کو قبول فرمالے اور اپنی خوشنودی کی سند عطا فرما دے تو ایک پیسہ بھی ہو تو دنیا کی سب دولتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے آخر پر میری جماعت کو یہی نصیحت ہے کہ یہ فیصلہ جو بالآخر خدا کی قبولیت کی چوکھٹ پر ہونا ہے اس کا آغاز آپ کے دل کی چوکھٹ سے ہے۔ جو قربانی اس دل کی چوکھٹ سے خلوص اور پیار اور محبت کے ساتھ نکلتی ہے۔ اسے لازماً پر پرواز عطا ہوتے ہیں۔ وہ لازماً ایسی رفعتیں پاتی ہے کہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچے اور خدا کے حضور پایۂ قبولیت میں جگہ پائے۔ جو قربانی دل کی چوکھٹ سے الجھی ہوئی اور پشیمان صورت میں نکلتی ہے جس میں نیتوں میں اختلاط ہو جاتے ہیں۔ کچھ یہ نیت کچھ وہ نیت۔ جہاں کئی قسم کی دوسری کمزوریاں نیتوں میں جگہ پالیتی ہیں ان قربانیوں کو وہ رفعتیں نصیب نہیں ہوا کرتیں خواہ اعداد و شمار کے لحاظ سے ہم ان کو کتنا ہی بلند مرتبہ کیوں نہ دیکھیں۔ اس لئے آخری فیصلہ کن امر یہی ہے جس کو ہمیشہ جماعت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ اپنے دل سے چھوٹتے ہوئے قربانی

کے جذبوں پر نگاہ کیا کریں۔ وہیں ان کی تقدیر طے ہوتی ہے۔ وہیں ان کی قسمت کے فیصلے لکھے جائیں گے۔ اگر دل پاک و صاف ہوں اور قربانی میں اللہ کی محبت اور خالص اللہ کی رضا شامل ہو تو ایسی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور قبولیت کے مقام میں جگہ پاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ اخلاص سے دی جانے والی قربانیوں میں برکت بہت ہوتی ہے۔ ان کے تھوڑے میں بھی اللہ تعالیٰ بے انتہا برکتیں ڈالتا ہے اور اب تک خدا کی تقدیر یہی فیصلے صادر فرما رہی ہے کہ جماعت کے تھوڑے میں بھی بے انتہا برکتیں ڈالی گئیں۔ اس لئے خدا کی تقدیر کے اس پیمانے پر پرکھتے ہوئے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی قربانیوں میں اخلاص اور پاکیزہ نیتوں کے عنصر غالب رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمیشہ یہ عناصر غالب ہی رہیں اور جماعت کے تھوڑے اموال میں بھی بے انتہا برکتیں پڑتی رہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں نازل ہوتی رہیں۔

اب جاپان کے جلسے کے آغاز کے لئے

میں چھوٹا سا پیغام جماعت جاپان کو دینا چاہتا ہوں۔

جماعت جاپان کا چند سال پہلے تک یہ حال تھا کہ خدا کے فضل سے زندگی کا احساس تو تھا اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی خواہش تو تھی مگر اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکی تھی۔ اس لئے ہمیں ایک مشن کو بند کرنا پڑا کیونکہ جماعت کی تعداد کی نسبت کے لحاظ سے بہت زیادہ خرچ ہو رہا تھا اور میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مشن کو بند کر دیا جائے کیونکہ افریقہ اور دوسرے غریب ممالک پر اتنے ہی خرچ میں بہت زیادہ کام ہو سکتا ہے۔ وہ جو جماعت جاپان کو ایک ٹھیس پہنچی ہے اس نے ایک حیرت انگیز ردعمل پیدا کیا ہے اور جماعت جاپان جو بہت ہی محدود تعداد کے اکثر نوجوانوں پر مشتمل ہے ان کے اندر نہ صرف ایک بیداری پیدا ہوئی بلکہ یہ عزم پیدا ہوا کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے اور ہمارا ٹوکیو مشن بند نہ کیا جائے۔ اس کے بعد میں نے وہاں دورہ کیا اور جہاں تک میں نے مختلف ممالک کے دورے کئے ہیں میرے نزدیک جتنا اچھا غیر معمولی انقلابی نیک اثر جماعت جاپان پر پڑا ہے ویسی کوئی اور مثال میرے سامنے نہیں یعنی دورے کے بعد تو یوں لگتا تھا کہ اس جماعت کی کایا پلٹ گئی ہے۔ ایک نئی جماعت جس طرح مُردوں سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے ایسی ایک کیفیت پیدا ہوئی اور نوجوان ویسے بھی خدا کے فضل سے حساس دل رکھتے ہیں جذباتِ محبت کا جواب جذباتِ محبت سے دینے والے ہوتے ہیں اور خصوصیت سے جاپان کی نوجوان جماعت نے تو جو بھی فتوحات حاصل کی ہیں وہ قلبی کیفیات سے حاصل کی ہیں۔ ان کے نوجوانوں میں بے حد محبت کا مادہ ہے اور بہت زیادہ فدائیت پائی جاتی ہے۔ تھوڑے سے اشارے پر بھی اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو ان کے اعداد و شمار آپ کو بتاؤں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے فی کس قربانی کے لحاظ سے یہ دنیا کی ہر دوسری جماعت کو نہ صرف پیچھے چھوڑ چکی ہے بلکہ بہت پیچھے چھوڑ گئے ہے۔ نئے معیار قائم کر دیئے ہیں۔ نئے پیمانے بنا دیئے ہیں اور ساری دنیا کے لئے ایک ایسا نمونہ بن گئی ہے جس کی پیروی کے لئے اب کھلی دعوت ہے۔ صلائے عام ہے جس میں طاقت ہے جس میں توفیق ہے وہ اس چیلنج کو قبول کرے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی پیروی کرتے ہوئے ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ اس لئے یہ تو میں نہیں کہتا کہ جماعت جاپان ہی ہمیشہ اوّل رہے مگر اس اوّلیت کو حاصل کرنے کے لئے جو کھلے رستے ہیں ان پر میری خواہش یہی ہے کہ ساری جماعتیں دوڑیں اور چونکہ جماعت جاپان کو اوّلیت عطا ہو چکی ہے اس لئے وہ اور بھی تیز دوڑے اور اس طرح یہ مقابلے جن کا ذکر قرآن کریم میں فاستبقوا الخیرات کی نصیحت میں ملتا ہے ہمیشہ جاری و ساری رہیں اور اللہ تعالیٰ پہلوں کو بھی قبول فرمائے اور بعد میں آنے والوں کو بھی قبول فرمائے۔

ہاں اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ چندہ دہندگان کی تعداد جس میں بچے عورتیں سب شامل ہیں۔ جاپان میں صرف ۱۳۵ بنتی ہے اور تعداد کے لحاظ سے وقف جدید کو یہ اعزاز ملا کہ وقف جدید میں جاپان میں ۱۳۵ چندہ دہندگان شامل ہوئے اور اس پہلو سے کل تعداد کے مقابل پر جتنے چندہ دہندگان شامل ہوئے ہیں اس میں جاپان نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۲۳۴۲ پاؤنڈ چندہ ادا کیا جو ۸۷۔۲۳ پاؤنڈ (فی کس) بنتا ہے، جو وقف جدید کے نقطہ نگاہ سے بہت بھاری قربانی ہے۔ کیونکہ وقف جدید میں چندوں کا معیار عموماً بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ پھر چندہ تحریک جدید میں ۱۴ ہزار ۷۵۱ ادا کیا اور کل چندہ دہندگان ۱۳۰ ہیں۔ فی کس ۱۱۳٫۴۶ پاؤنڈ ادا کیا گیا ہے جو خدا کے فضل سے ایک حیرت انگیز رقم ہے۔ دنیا کی کسی جماعت کو شاید اس کے نصف تک پہنچنے کی بھی توفیق نہ ملی ہو۔ ایک امریکہ ہے جو نصف سے کچھ زائد ہو گیا ہے۔ باقی سب جماعتیں پیچھے ہیں۔

جماعت جاپان کا ۱۹۹۰-۹۱ء کا بجٹ ۸۲۲٫۶۷ پاؤنڈ تھا ۴ ۲٫۳۸ ۷ ۔۔۔ ۲۔۸۷ پاؤنڈ فی چندہ دہندہ ادا کیا گیا ہے۔ یہ صرف عام چندہ نہیں اس میں ۔۔۔ کا چندہ بھی شامل ہے۔ اب آپ اس میں ۱۱۳ جمع ۲۲ وہ وقف جدید والے بھی ڈال لیں تو ہزار پاؤنڈ فی کس سے اوپر رقم بن جاتی ہے لیکن یہیں ساری کہانی ختم نہیں ہو جاتی۔ گذشتہ سال اس جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم ٹوکیو میں ایک نیا مشن بنائیں گے۔ مسجد اور اس کے ساتھ مشن کی عمارت اور اس کے لئے پہلی منزل پر زمین حاصل کی جائے گی اور وہاں زمینیں اتنی مہنگی ہیں کہ جتنا بھی آپ سوچیں شاید ہی آپ کا تصور وہاں تک پہنچے کہ جاپان میں زمینوں کی قیمت کیا ہے انچوں کے لحاظ سے بکتی ہے چنانچہ انہوں نے سوچا کہ مشن کے شایانِ شان ایک معقول رقبہ لینے کے لئے ان کو ۹ لاکھ پاؤنڈ کی ضرورت ہوگی اور پہلے وہ تین سال میں یہ رقبہ لیں گے۔ پھر اس کے بعد اس میں وہ مشن بنائیں گے یا مجھے اب صحیح یاد نہیں کہ بعد کا پروگرام کیا ہے مگر پہلے تین سال میں انہوں نے یہ چندہ اکٹھا کرنا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۳۰ یا ۱۳۵ بڑے چھوٹے سب چندہ دینے والے شامل ہیں عملاً چندہ دینے والے کتنے ہیں یہ مجھے اس وقت صحیح معلوم نہیں جو مستقل کمانے والے لوگ ہیں ان کی تعداد یقیناً وقف جدید اور تحریک جدید میں شامل چندہ دہندگان سے بہت کم ہوگی۔ کیونکہ اس میں بچے عورتیں سب شامل ہو جاتے ہیں تو فی سال یہ ان سارے چندوں کے علاوہ ۳ لاکھ پاؤنڈ ادا کریں گے۔ اور اس کا آغاز کر چکے ہیں۔ جب میں نے پہلی دفعہ یہ خبر پڑھی تو میرا دماغ بند ہو گیا۔ میں نے کہا یہ کیسے کر سکتے ہیں میں جانتا ہوں درمیانی آمدنوں والے نوجوان ہیں۔ کئیوں کے پاس کام نہیں بھی ہیں کئی کچھ تجارت وغیرہ کر رہے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان دل بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر حوصلے بڑھاتا ہے۔ رزق میں برکت دیتا ہے۔ اخلاص میں برکت دیتا ہے۔ تو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیسے روحانی جنات ہیں جو کئی سال سے قربانی کے اس معیار کو قائم رکھے ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان قربانیوں کے ذریعہ

جماعت جاپان نے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے

اور اللہ تعالیٰ اس مقام کو مزید وسعتیں بھی عطا کرے گا اور رفعتیں بھی عطا کرے گا۔ پس میں جماعت جاپان کو مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ میں آپ کے اس جلسہ سالانہ کا آغاز کرتے ہوئے اس کا افتتاح کرتے ہوئے آپ کو اپنی طرف سے بھی اور تمام دنیا کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے بھی ان اعزازات پر مبارکباد دیتا ہوں جو نیکی کے میدانوں میں آپ نے حاصل کئے ہیں اور ہم سب آپ کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نئے نئے اعزازات عطا فرمائے اور نئی نئی قربانیوں کی راہیں دکھائے اور ان قربانی کی راہوں پر چلنے کی استطاعت کرے۔ اپنی جناب سے ایسی توفیق عطا فرمائے اور ایسی جزاء عطا کرے کہ اس دنیا میں بھی آپ پر حسنات اور رحمتوں کی بارشیں ہوں اور اس دنیا میں بھی آپ پر حسنات اور رحمتوں کی بارشیں ہوں۔ آپ نے ہمت کے ساتھ قربانیوں کے میدان میں اوّلیت کا یہ جو علم ہاتھوں میں اٹھایا ہے اس علم کو مضبوط سے تھامے رکھیں۔ دعا کرتے ہوئے آگے بڑھیں لیکن آخر پر میں اس بات کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ نیکی کا ایک میدان ہے جس میں ابھی آپ کو کام کی بہت ہی گنجائش ہے۔ وہ دعوت الی اللہ کا کام ہے۔ اگر اس پہلو کی طرف بھی آپ اس طرح اخلاص کے ساتھ توجہ دیں جس طرح آپ کے بعض نوجوان دے رہے ہیں اور میں ان نوجوانوں کو جانتا ہوں جن کو سارا سال دعوت الی اللہ کا غم ایک روگ کی طرح لگا رہتا ہے اور جوں جوں ان کے وعدوں کے پورا ہونے کا وقت قریب آتا ہے بڑے کرب کے ساتھ وہ خطوط لکھتے، دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے یہاں تک کہ پھر وہاں سے فیکسز (FAXES) اور تاریں آنی شروع ہو جاتی ہیں کہ اتنے دن باقی رہ گئے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے تو یہ لگن جو آپ کے اندر چند نوجوانوں میں خدا کے فضل سے موجود ہے اگر ساری جماعت جاپان کو عطا ہو جائے تو اس تیزی کے ساتھ آپ میں ترقی کرنے کی گنجائش موجود ہے کہ ساری دنیا کی جماعت کے لئے اس پہلو سے بھی آپ مثال بن سکتے ہیں اور ضرورت ہے آج کہ اس پہلو سے دنیا کی کوئی جماعت باقی سب دنیا کی جماعتوں کے لئے مثال بنے۔ جب تک یہ نہیں ہوگا ہماری بلند توقعات اور تمنائیں جو احمدیت کی وسعت کے لئے ہمارے دل میں تڑپتی ہیں اور دل سے اٹھتی ہیں وہ پوری نہیں ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور آخرت کی بہترین جزاء عطا کرے اور آپ کا جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہو۔

ضروری نوٹ:

فرمایا:۔ خطبہ کے بعد یہ معلوم ہوا کہ دفتر مال کی طرف سے جو اعداد و شمار ملے تھے اس میں انہوں نے جماعت کی اس آئندہ یقین دہانی پر کہ وعدے وقت کے اندر پورے ہو جائیں گے از خود اتنی ہی رقمیں درج کر دی تھیں۔ اس میں جماعتوں کی رپورٹوں کا کوئی قصور نہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے رپورٹیں بروقت نہیں بھجوائیں۔

یہودی ـــــ مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن

تحریر :- مکرم سید رشید احمد صاحب سونگڑوی حال مقیم جمشید پور

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ کہ کفر ایک ملت ہے۔ اس میں ان کی قومی شیرازہ بندی اور جتھہ بندی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف ہمیشہ متحد ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ اسی اتحاد و خوفناک سازش کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ ۱۶ رمئی ۱۹۴۸ء کو ایک نام نہاد صیہونی حکومت قائم ہو گئی اور دنیائے اسلام کے سینے میں گویا ایک زہر آلود خنجر پیوست کر دیا گیا۔ اس وقت سے اسرائیل ایک حقیقت ہے اور فلسطین کا علاقہ اسی کے قبضہ میں آگیا ہے۔

فلسطین ہمارے آقا و مولیٰ کی آخری قیام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بڑی بے وفائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے تھے۔ اکثر جنگیں یہود کے اُکسانے پر ہوئی تھیں کسریٰ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اُکسایا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن مکہ والے تھے مگر مکہ والے کبھی دھوکہ سے آپ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی آپ جب طائف گئے اور ملک کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپؐ دستبردار ہو گئے مگر پھر آپ کو لوٹ کر مکہ میں آنا پڑا تو اس وقت مکہ کا ایک شدید ترین دشمن آپ کی امداد کے لئے آگے آیا اور مکہ میں اس نے اعلان کر دیا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپ کے ساتھ ساتھ مکہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا محمدؐ ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے اس مطالبہ کو پورا کریں ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپؐ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مرجانا چاہیئے کہ وہ آپ تک پہنچ سکے۔ یہ تھا عرب کا شریف دشمن۔

اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پر بلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپ کو مارنا چاہا۔ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو اس کے منصوبہ کی خبر دی اور آپؐ سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپؐ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپ کو کھلایا آپؐ کو اس موقع پر بھی خدا تعالےٰ نے بچا لیا۔ مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونا ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک مقتدر حکومت "اسرائیل" کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اُٹھا چکا ہے۔ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہیں۔ مگر کیا عربوں کے پاس اس کے دفاع کی طاقت ہے؟ کیا یہودی کے مقابلہ کی طاقت ہے؟ اور کیا یہ مسئلہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو آج یہودی سازش کا خطرہ در پیش ہے۔ یہودی سازش کے ضمن میں ایک عبرتناک اور سبق آموز واقعہ کا ذکر کرنا بھی مناسب ہو گا۔

چھٹی صدی ہجری کا تاریخی واقعہ ہے کہ سلطان نور الدین عادل بہت پرہیزگار بادشاہ تھے رات کا بہت سا حصہ تہجد و وظائف میں گذارتے ۵۵۷ ہجری میں ایک شب تہجد کے بعد سوئے تو خواب میں آنحضرتؐ کی زیارت ہوئی آنحضورؐ نے دو کیری آنکھوں والے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے سلطان سے فرمایا کہ ان دونوں سے میری حفاظت کرو۔ سلطان کی گھبراہٹ سے آنکھ کھل گئی فوراً وضو کیا اور نوافل پڑھ کر دوبارہ لیٹے معاً آنکھ لگی اور دوبارہ یہی خواب نظر آیا پھر اُٹھے وضو کر کے نوافل پڑھیں پھر لیٹے اور معاً آنکھ لگی سہ بارہ بعینہٖ یہی خواب نظر آیا۔ اُٹھ کر کہنے لگے اب نیند کی کوئی گنجائش نہیں فوراً اپنے نیک دل وزیر کو جن کا نام شاید جمال الدین تھا بلایا اور اس کو سارا قصہ سنایا وزیر نے کہا کہ دیر کرنے کی گنجائش نہیں ہے فوراً مدینہ چلئے اور اس خواب کو کسی سے بیان نہ کیجئے۔ بادشاہ نے رات کو ہی تیاری کی وزیر اور بیس مخصوص خدام کو لے کر تیز رفتار اونٹنیوں پر بہت سا مال و متاع لے کر مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ رات دن چل کر سولہویں دن مصر سے مدینہ طیبہ پہنچے۔ مدینہ کے باہر غسل کر کے نہایت ادب و احترام سے مسجد نبوی میں داخل ہوئے۔ روضۂ جنت میں دو رکعت نفل پڑھی اور بہت ہی فکر مند تھے کہ کیا کریں۔ وزیر نے اعلان کیا کہ بادشاہ زیارت کے لئے آئے ہیں اور اہل مدینہ پر مال بھی تقسیم کریں گے۔ پھر بہت بڑی دعوت کی جس میں سارے اہل مدینہ کو مدعو کیا۔ بادشاہ بخشش کرتے وقت گہری نگاہ سے لوگوں کو دیکھتے رہے۔ سب اہل مدینہ یکے بعد دیگرے عطائیں لے کر چلے گئے مگر جن دو شخصوں کو خواب میں دیکھا تھا وہ نظر نہ آئے بادشاہ نے کہا کہ کوئی اور باقی رہ گیا ہو تو اُسے بھی بلا لیا جائے معلوم ہوا کہ کوئی باقی نہ رہا۔ بار بار پوچھنے پر لوگوں نے بتایا کہ دو مغربی شخص ہیں بہت بزرگ وہ کسی کی کوئی چیز نہیں لیتے خود بہت صدقہ و خیرات کرتے رہتے ہیں اور سب سے یکسو گوشہ نشیں رہتے ہیں۔

بادشاہ نے ان کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ دونوں وہی شخص ہیں جو خواب میں دکھائے گئے تھے۔ ان سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ کہنے لگے ہم مغرب کے رہنے والے ہیں حج کے لئے آئے حج سے فراغت پر زیارت مدینہ کے لئے حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ کے پڑوس میں رہنے کی تمنا ہوئی تو یہاں قیام کر لیا۔ بادشاہ نے کہا کہ صحیح صحیح بتاؤ۔ انہوں نے جو بات کہی اسی پر اصرار کیا۔ بادشاہ نے قیام گاہ پوچھی۔ معلوم ہوا کہ روضۂ پاک کے قریب رباط میں قیام ہے۔ بادشاہ نے ان کو روک کر ان کی قیام گاہ کا خود معائنہ کیا۔ بہت سا مال و متاع اور کتابیں وغیرہ ملیں۔ لیکن ایسی چیز نہ ملی جس سے خواب کے مضمون کی تائید ہو۔ بادشاہ پریشان اور متفکر تھے۔ اہل مدینہ کثرت سے سفارش کے لئے آئے کہ یہ بہت بزرگ دن بھر روزہ رکھتے ہر نماز روضۂ شریف میں پڑھتے اور روزانہ بقیع کی زیارت کرتے ہیں ہر شنبہ کو قبا جاتے ہیں۔ کسی سائل کو واپس نہیں کرتے اس تحط سالی میں اہل مدینہ پر انتہائی ہمدردی کرتے رہے۔ حالات سن کر بادشاہ سخت متعجب تھے۔ اِدھر اُدھر متفکر پھرتے رہے۔ دفعۃً اُن کا مصلّی اُٹھایا جو ایک بوریئے پر بچھا تھا۔ اس کے نیچے پتھر بچھا یا ہوا تھا۔ اس کو اُٹھایا تو اس کے نیچے ایک سرنگ نکلی جو بہت گہری کھودی گئی تھی اور روضۂ اطہر کے قریب پہنچ چکی تھی۔ یہ دیکھ کر سب لوگ دنگ رہ گئے۔ بادشاہ نے غصّہ میں کانپتے ہوئے ان کو مارنا شروع کیا کہ اصل بات بتاؤ؟ انہوں نے بتایا کہ ہم یہودی ہیں اور ہمیں بادشاہوں نے بہت زیادہ مال دیا اور بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے اس لئے حاجیوں کی صورت میں آئے تاکہ روضۂ پاک سے آنحضرتؐ کے جسدِ اطہر کو لے جائیں۔ یہ دونوں رات کو کھدائی کرتے۔ ان کے پاس مغربی شکل کی دو مشکیں تھیں۔ ان میں مٹی بھر کر بقیع میں ڈال آیا کرتے تھے۔ بادشاہ بہت روئے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے اس خدمت کے لئے ان کو منتخب کیا۔ ان دونوں کو قتل کرا دیا اور حجرہ پاک کے گرد گہری خندق کھدوائی کہ پانی آگیا پھر اس کو رانگ یا سیسہ پگھلا کر بھر دیا کہ جسد اطہر تک کسی کی رسائی نہ ہو سکے۔

(فضائل حج از مولانا ذکریا کاندھلوی سے منقول)

مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر ہمارے نزدیک کون سا لائحہ عمل رہ جاتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے ملت کے فدائی حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ خانۂ کعبہ کو تباہ کرنے کے لئے آنے والے اصحاب فیل کے حالات سے عبرت پکڑنے کے بعد یہ سبق ضرور ملتا ہے کہ

"اے مسلمان! تجھے پتہ ہے یا نہیں
کہ اصحاب فیل کے ساتھ ہم نے کیا
کیا اگر تجھے اس بات کا علم ہے تو
تو عیسائیت کی بڑھتی ہوئی طاقت
کو دیکھ کیوں مایوس ہوتا جا رہا ہے
تیرا خدا آج بھی وہی خدا ہے جو
اصحاب فیل کے وقت تھا۔ وہ خدا
مفلوج نہیں ہو گیا، وہ خدا
مسلول نہیں ہو گیا، وہ خدا بڈھا
نہیں ہو گیا، وہ خدا ناکارہ نہیں ہو گیا،
اس خدا کی طاقتیں ماری نہیں گئیں"

وہ خدا اب بھی ویسا ہی زندہ ہے۔ جیسے پہلے زندہ تھا اور اب بھی ویسی ہی طاقتیں رکھتا ہے جیسی پہلے طاقتیں رکھتا تھا۔ جب تمہارا زندہ اور طاقتور خدا موجود ہے تو تم یہ خیال بھی کس طرح کر سکتے ہو کہ وہ اس مصیبت میں تمہاری مدد نہیں کریگا۔ اور اسلام کی کشتی کو منجدھار میں چھوڑ دے گا۔ اگر یہ یقین اور ایمان کسی کے دل میں پیدا ہو جائے تو مال اور جان کی قربانی اُس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ وہ اپنی جان کی قربانی بھی بے حقیقت سمجھتا ہے۔ اپنے بیوی بچوں کی جان کی قربانی بھی بے حقیقت سمجھتا ہے۔ اور اپنی جائیداد کی قربانی بھی بے حقیقت سمجھتا ہے۔ آج مسلمان اگر پھر اپنے اندر ایسا یقین پیدا کر لیں تو آج بھی وہ دُنیا کی ایک بڑی طاقت بن سکتے ہیں اور بڑی بات تو یہ ہے کہ اگر وہ قربانی اور ایثار کا یہ نظارہ دکھائیں تو اُن کے ایمان کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی آسمان سے ان کی مدد کے لئے اُتر آئے اور کہے کہ میرے بندوں نے قربانی پیش کر دی ہے اب اگر میں اُن کی مدد کے لئے نہ گیا تو مجھ پر بے وفائی کا الزام عائد ہو گا۔ مگر افسوس اس طرف کوئی توجہ نہیں چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ ہے۔ کہیں منسٹریوں کے جھگڑے کی طرف توجہ ہے کہیں کسی اور بات کی طرف توجہ ہے لیکن اگر توجہ نہیں تو اُسی مقصود کی طرف جس سے اُن کی زندگی اور ایمان وابستہ ہے دُنیا میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اس وقت خطرہ میں ہے یہود اُس کے دروازہ پر طاقت پکڑتے جا رہے ہیں اور یہود کے ارادے یہ ہیں کہ وہ سارے عرب کے علاقہ پر قبضہ کر لیں کہا جاتا ہے کہ آج سے کئی سو سال پہلے جب کہ یہود کو کوئی طاقت حاصل نہیں تھی وہ مدینہ میں مسلمان بن کر گئے اور اُنہوں نے سُرنگ لگا کر یہ کوشش کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک کو نکال لیں اور اس کی بے حرمتی کریں اچانک اس وقت کے مسلمان بادشاہ کو خواب آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں اُسے وہ یہود دکھائے جو یہ شرارت کر رہے تھے۔ اور وہ گرفتار کر لئے گئے۔ اگر وہی قوم جس نے اپنی ذلت اور بے کسی کے زمانہ میں بھی ہمارے آقا کی ہتک کرنے میں کوتاہی نہیں کی اُسے عرب اور شام کی حکومت مل گئی تو وہ کیا کچھ نہیں کرے گی۔ پس کتنا بڑا خطرہ ہے جو اس وقت اسلام کو درپیش ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور جو اصل مقصود ہے وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہے۔ حالانکہ اس وقت قربانی اور صرف قربانی ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے اسلام دُنیا میں پھر زندہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اس لڑائی میں مارے بھی جاتے ہیں تو کیا ہوا عزت کی ایک گھنٹہ کی زندگی ہزار سالہ بے عزتی کی زندگی سے بہتر ہوتی ہے۔ یقیناً کوئی باغیرت مومن یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ بے عزتی کی زندگی بسر کرے وہ عزت کی موت کو بے عزتی کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر سمجھے گا۔"
(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ ۱۷-۱۸)

سال رواں ۱۹۹۱ء کے اوائل میں خلیج کے جو مسائل پیدا ہو گئے اور پیدا ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا۔

"کیا یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے سوال زید و بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہو گا"
(الکفر ملۃ واحدۃ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۶-۲۸۸ طبع اوّل)

اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْد

محترم محمد ابراہیم صاحب کڑپ تیماپوری کا ذکر خیر

میرے خالو جان محترم محمد ابراہیم صاحب کڑپ سابق امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ تیماپور (کرناٹک) ایک مخلص فدائی احمدی تھے۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمات پر اور مرکز مقدس سے آنے والے نمائندگان سے ملاقات کر کے آنسو بہاتے تھے۔ نماز تلاوت قرآن مجید اور تہجد گذار بزرگ تھے۔ اور ہر ایک سے ملنسار اور اپنے غیر سب کو محبت بھرا السلام علیکم کہتے جاتے تھے۔ انہوں نے کئی لوگوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھایا۔ آخری سانس تک زبان پر کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ رات ٹھیک ۱۲½ بجے ۱۳ر نومبر ۱۹۹۱ء کو اس دُنیا فانی سے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ

"بُلانے والا ہے سب سے پیارا + اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

قرآن مجید سے اُن کو دلی لگاؤ تھا چنانچہ ایک مرتبہ جب جماعت احمدیہ یادگیر میں ہماری جماعت کی کانفرنس رکھی گئی تھی تو مرحوم موصوف بھی یادگیر تشریف لائے تھے۔ تو اُس وقت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر تھے تو میرے خالو جان نے سیٹھ صاحب سے یہ کہا کہ سیٹھ صاحب میں روپیہ نہیں مانگتا صرف خدا کا کلام مجید آپ سے طلب کر رہا ہوں جو بڑے بڑے حروف والا ہو تو اُسی وقت محترم سیٹھ صاحب موصوف کے دل پر بہت ہی گہرا اثر ہوا اُسی وقت محترم سیٹھ صاحب اپنے دولت خانے سے اُن کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے اپنے لئے دُعا کی تحریک کی۔ اس واقعہ کا آج تک میرے دل پر اثر ہے کہ ان کو قرآن مجید سے کس قدر محبت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں + قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

مَیں تمام قارئین بدر سے اور بزرگوں سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ اللہ پاک ہمیں اور اُن کی اولاد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم پر عمل کرنے اور قرآن مجید کی تلاوت ہر روز کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار وسیم احمد آصف ابن عبدالغنی صاحب عجب شیر تیماپوری

[1] تفسیر صغیر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تھی اُن کو دی۔

ولادتیں

(۱) :- نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ قارئین بدر کی خدمت میں بغرض دُعا تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو مورخہ ۲۷ر نومبر کی شب دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بیٹا تحریک وقف نو کے تحت وقف زندگی ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام نعمان احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم کا نواسہ اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش کا پوتا ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے اور نیک صالح و خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ادارہ)

(۲) :- الحمد للہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز سوموار کو راجوری ہسپتال میں پہلے بیٹے سے سرفراز فرمایا ہے نومولود مکرم جمال الدین صاحب آف ارنال (راجوری) کا پوتا اور مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ بڈھانوں کا نواسہ ہے نومولود کا نام محمد نقیب مبشر راجوری تجویز کیا گیا ہے مکرم دادا موصوف صاحب نے مبلغ ۲۰/- روپے اور دادی مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ نے مبلغ ۲۰/- روپے تایا مکرم محمد افضل صاحب بھٹی نے مبلغ ۲۰/- روپے والدہ مکرمہ محمودہ سلیم راجوروی نے مبلغ ۲۰/- روپے اور خاکسار نے ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ بزرگان کرام و احباب جماعت زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی نومولود کے نیک و صالح خادم دین والنسانیت بننے والدین اور عزیز و اقارب کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اسی طرح والدین بہن بھائیوں و بھاوجہ اور دیگر عزیز و اقارب کی صحت و سلامتی پریشانیوں کے ازالہ اور بھائی صاحبان کے کاروبار میں خیر و برکت کیلئے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار۔ محمد سلیم مبشر راجوروی خادم سلسلہ تلاکورما

قسط نمبر

جماعت احمدیہ کے افراد پر مقدمات کی ایک جھلک

از محترم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ لندن

(49) **داخلہ فارم کالج کیس** (سرکار بنام عبد الطیف مومن وغیرہ) مقدمہ نمبر 240/89

یہ مقدمہ مکرم عبد الطیف مومن اور ان کے بیٹے کے خلاف، زیر دفعہ C/298 تھانہ سٹی بھکر میں مورخہ 14 اکتوبر 1989 کو درج ہوا۔ ان کا جرم یہ تھا کہ ان کے بیٹے نے کالج میں داخلہ کے لئے جو فارم بھرا تھا اس میں اپنا مذہب "اسلام" لکھا تھا۔ اس جرم پر ان کو گرفتار کر لیا گیا اور تقریباً ½1 ماہ بعد ہائی کورٹ سے ان کی ضمانت ہوئی۔ یہ کیس سٹی مجسٹریٹ سے ADCG اور پھر A.C کو منتقل ہوتا رہا۔ آجکل مقدمہ پھر سٹی مجسٹریٹ کے پاس آگیا ہے۔ شہادتیں ہو رہی ہیں۔ اس وقت تک اس مقدمہ کی 19 پیشیاں بھگتی جا چکی ہیں۔

(50) **اجتماع خدام کیس** (سرکار بنام صاحبزادہ مرزا خورشید احمد وغیرہ) مقدمہ نمبر 321/89

مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع 1989 کے موقعہ پر مورخہ 25 اکتوبر 1989 کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ C/298 یہ مقدمہ درج کیا گیا اور الزام لگایا گیا کہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب سمیت چھ سرکردہ احمدی احباب نے مسجد اقصیٰ میں تقاریر کیں جس میں احمدیت کی تبلیغ کی گئی چنانچہ 20/10/89 کو رات 9 بجے کے قریب اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ نے جماعت کے سرکردہ افراد کو بات چیت کے لئے بلدیہ گیسٹ ہاؤس میں بلوایا اور جب مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، مکرم چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم عبد الغفور صاحب وہاں پہنچے تو بغیر وجہ بتائے ان کو گرفتار کر کے جوڈیشل حوالات بھجوا دیا گیا اور تین مزید احباب یعنی حافظ مظفر احمد صاحب، مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈوکیٹ سرگودھا اور مکرم فدا حسین وڑائچ صاحب کے خلاف بھی پرچہ درج کر لیا گیا۔

گرفتار شدہ احباب کی بعد میں ضمانت پر رہائی ہوئی اور مقدمہ آجکل ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ کی عدالت میں چل رہا ہے۔

(51) **رسالہ تحریک جدید کیس** (سرکار بنام عبد الطیف وغیرہ) مقدمہ نمبر 331/89

مورخہ 13/11/89 کو حکومت پنجاب کی ہدایت پر ہی ڈپٹی کمشنر جھنگ نے حکم دیا کہ تھانہ ربوہ میں انتظامیہ رسالہ تحریک جدید کے خلاف ایک پرچہ زیر دفعہ تعزیرات پاکستان دفعہ C/298 ایک مقدمہ درج کیا جائے کیونکہ رسالہ تحریک جدید کے شمارہ اگست 89 میں ایسا مواد شائع ہوا ہے جو قابل مواخذہ ہے۔ یہ مقدمہ بھی R.M ربوہ کی عدالت میں چل رہا ہے۔

(52) **تبلیغ "قادیانی مذہب" کیس** (سرکار بنام محمد حیات گھمکو) مقدمہ نمبر 336/89

مخالف احمدیت قاری محمد منیر الواحد سکنہ ڈاور کی درخواست پر مورخہ 14 دسمبر 1989 کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ C/298 مکرم محمد حیات صاحب گھمکو سکنہ ڈاور کے خلاف پرچہ درج ہوا جس میں شکایت کی گئی کہ موضع پیکیکے میں درخواست دہندہ ایک وفات یافتہ شخص کے لواحقین سے اظہار تعزیت کے لئے گیا تو محمد حیات جو وہاں موجود تھا نے اسے "قادیانی مذہب" کی تبلیغ شروع کر دی۔ یہ مقدمہ بھی آر۔ایم ربوہ کی عدالت میں ہے اور اس کی چودہ پیشیاں بھگتی جا چکی ہیں۔

(53) **شعائر اسلامی کیس** (سرکار بنام میجر حمید احمد کلیم، ملک منور جاوید وغیرہ) مقدمہ نمبر 372/89

احراری مولوی خدا بخش کی درخواست پر مورخہ 18/12/89 کو زیر دفعہ C/298 تھانہ ربوہ میں تیرہ سرکردہ احمدی احباب کے خلاف ایک مقدمہ کا اندراج کیا گیا جس میں شکایت کی گئی کہ ربوہ میں احمدی مساجد اور رہائشی مکانات پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات تحریر کی گئی ہیں جن احباب کو مقدمہ میں ملوث کیا گیا ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

1. صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
2. صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
3. صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
4. ملک منور جاوید صاحب
5. صاحبزادہ مرزا عبد الصمد صاحب
6. میر محمود احمد صاحب
7. ڈاکٹر عمر دین صاحب
8. حکیم خورشید احمد صاحب
9. مکرم محمد اسلم شاد صاحب
10. مولانا سلطان محمود انور صاحب
11. مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
12. میجر حمید احمد کلیم صاحب
13. مکرم محمد ابراہیم صاحب

آر۔ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی 13 پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(54) **اہالیان ربوہ کیس** (سرکار بنام اہالیان ربوہ) مقدمہ نمبر 367/89

یہ مقدمہ ایس ایچ او ربوہ محمد عاشق صاحب کی طرف سے تمام احمدی اہالیان ربوہ کے خلاف جنکی آبادی 40 ہزار سے زائد ہے مورخہ 15/12/89 کو زیر دفعہ C/298 تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔ تھانے دار نے پرچہ درج کرتے ہوئے لکھا "بروئے اطلاعات وخط و کتابت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و مبلغین احرار معززین علاقہ کے توسط سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ علاقہ تھانہ ربوہ کے مختلف مقامات پر بسنے والے مرزائی جنہیں آئین پاکستان کی ترمیم 1974 کی رو سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہوا ہے اور امتناع قادیانی آرڈیننس 1984 کی رو سے قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ تحریراً تقریراً۔ اشارۃً بلاواسطہ و بالواسطہ اور اسلامی و قرآنی اصطلاحات کے استعمال سے روکا گیا۔ لیکن مرزائیوں نے اس پابندی کے باوجود اپنی قبروں۔ عمارات، دفاتر جماعت احمدیہ۔ عبادت گاہوں۔ کاروباری مراکز وغیرہ پر کلمہ طیبہ اور دیگر قرآنی آیات تحریر کی ہوئی ہیں مزید یہ کہ وہ آئے دن مختلف طریقوں سے مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں جن میں جان بوجھ کر مسلمانوں کو السلام علیکم کہہ دینا اذان فجر کے اوقات میں ٹولیوں کی صورت میں باآواز بلند شہر میں کلمہ طیبہ پڑھنا اور دیگر ہم جیسی قسم کی اسلامی حرکات کا اعادہ کرتے ہیں"

اس کیس کے تحت 16/9/90 کو محلہ باب الابواب کے تین احمدی افراد فضل دین صاحب ظفر احمد خان صاحب اور عبد الحمید اسلم کو گھروں پر کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا جن کو بعد میں ضمانت پر رہا کرا لیا گیا۔ R.M ربوہ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے آٹھ پیشیاں ہو چکی ہیں

(55) **الفضل کیس 1990** (سرکار بنام آغا سیف اللہ وغیرہ) مقدمہ نمبر 66/90

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی حکومت پنجاب کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے الفضل و دیگر احمدی جرائد پر مختلف مقدمات قائم کئے گئے۔ یہ مقدمہ مورخہ 22/2/90 کو تھانہ ربوہ میں، زیر دفعہ C/298 تعزیرات پاکستان درج ہوا جس میں شکایت کی گئی کہ الفضل کے شمارہ جات 12 نومبر 89، 20 نومبر 89، 21 نومبر 89، 24 نومبر 89، 25 نومبر 89، 26 نومبر 89، 30 نومبر 89، 3 دسمبر 89، 6 دسمبر 89، 7 دسمبر 89 اور 14 دسمبر 89 میں خلاف قانون مواد موجود ہے۔ اس مقدمہ میں بھی آر ایم ربوہ کی عدالت میں نو پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(56) **رسالہ مصباح کیس 1990** (سرکار بنام محمد اسماعیل منیر ثانی وغیرہ) مقدمہ نمبر 67/90

یہ کیس بھی حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ 22/2/90 کو رسالہ مصباح کی انتظامیہ کے خلاف زیر دفعہ C/298 تھانہ ربوہ میں درج ہوا جس میں شکایت کی گئی کہ رسالہ مصباح کے شمارہ جات اکتوبر نومبر 1989 میں ایسا مواد موجود ہے جو قانون کی نظر میں جرم ہے آر ایم ربوہ کی عدالت میں اس کی بھی نو پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(57) **رسالہ انصار اللہ کیس 1990** (سرکار بنام محمد ابراہیم) مقدمہ نمبر 68/90

حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے رسالہ انصار اللہ کے خلاف بھی ایک مقدمہ مورخہ 22/2/90 کو زیر دفعہ C/298 ایک مقدمہ درج ہوا جس میں شکایت کی گئی کہ رسالہ انصار اللہ کے شمارہ نومبر 1989 میں ایسا مواد موجود ہے جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ C/298 کے تحت جرم ہے۔ آر ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی بھی نو پیشیاں ہو چکی ہیں

(58) **رسالہ خالد کیس۔** (سرکار بنام مبارک احمد خالد، خالد مسعود، قاضی منیر احمد وغیرہ) مقدمہ نمبر 83/90

یہ مقدمہ بھی حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے تھانہ ربوہ میں 9 مارچ 1990 کو رسالہ خالد کی انتظامیہ کے خلاف درج ہوا جس میں لکھا گیا کہ رسالہ خالد کے اکتوبر 89 اور نومبر 1989 کے شمارہ جات میں شائع شدہ مواد تعزیرات پاکستان کی دفعہ C/298 کے تحت جرم ہے۔ اس مقدمہ کی بھی آر۔ایم ربوہ کی عدالت میں 9 پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(59) **روزنامہ الفضل کیس** (سرکار بنام آغا سیف اللہ وغیرہ) مقدمہ نمبر 95/90

حکومت پنجاب کی ہدایت پر [illegible] ڈپٹی کمشنر جھنگ نے مورخہ [illegible] کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ C/298 یہ مقدمہ درج کرایا جس میں لکھا کہ الفضل کے

شمارہ جات 2 دسمبر، 6 دسمبر، 12 دسمبر 20 دسمبر اور 10 دسمبر 1989 میں ایسا مواد موجود ہے جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت جرم ہے۔ اس مقدمہ کی بھی آر ایم ربوہ کی عدالت میں ۹ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(60) رسالہ خالد کیس (سرکار بنام مبارک احمد خالد وغیرہ)

مقدمہ نمبر 99/90

رسالہ خالد کی انتظامیہ پر مقدمہ کے بیس دن بعد یعنی مورخہ 29/3/90 کو ایک اور مقدمہ ڈپٹی کمشنر کے حکم سے تھانہ ربوہ میں درج کیا گیا جس میں کہا گیا کہ رسالہ خالد کے شمارہ ماہ دسمبر 89 میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت قابل مؤاخذہ مواد موجود ہے۔ اس مقدمہ کی بھی اب تک ۹ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(61) رسالہ تحریک جدید کیس

(سرکار بنام عبد اللطیف وغیرہ)

مقدمہ نمبر 100/90

مورخہ 29 مارچ 1990 کو رسالہ تحریک جدید کے خلاف بھی ایک مقدمہ پنجاب حکومت کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کی طرف سے تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/C درج ہوا جس میں کہا گیا کہ اس رسالہ کی دسمبر 89 کی اشاعت میں قابل مؤاخذہ مواد شائع کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کی بھی آر ایم ربوہ کی عدالت میں ۹ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(62) روزنامہ الفضل کیس

(سرکار بنام نسیم سیفی وغیرہ)

مقدمہ نمبر 106/90

انتظامیہ الفضل پر بھی اسی قسم کا ایک کیس مورخہ 8 اپریل 1990 کو تھانہ ربوہ میں درج ہوا۔ جو آر ایم ربوہ کی عدالت میں ہے اور اس کی بھی ۹ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(63) رسالہ تشحیذ / خالد کیس

(سرکار بنام قمر داؤد کھوکھر وغیرہ)

مقدمہ نمبر 182/90

انتظامیہ تشحیذ الاذہان اور خالد پر بھی اسی قسم کا ایک اور مقدمہ مورخہ 25 جون 1990 ربوہ تھانہ میں قائم کیا گیا۔ جس کی اب تک دو پیشیاں آر ایم ربوہ کی عدالت میں ہو چکی ہیں۔

(65) مشاورت کیس (سرکار بنام میر محمود احمد وغیرہ) مقدمہ نمبر 135/90

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت منعقدہ 25 مارچ 1990 کے سلسلہ میں اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کے حکم سے یکم مئی 1990 کو ایک مقدمہ زیر دفعات 298/A، 298/C تھانہ ربوہ میں درج کیا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل سرکردہ احباب کو ملوث کیا گیا۔

۱۔ مکرم مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ

2۔ مکرم شیخ احمد یوسف صاحب

3۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب

4۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی

5۔ مکرم منور شمیم خالد صاحب۔

6۔ مکرم میر محمود احمد صاحب۔

ان کا جرم یہ بتایا گیا کہ انہوں نے مجلس مشاورت میں تقاریر کے ذریعہ احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا۔ یہ بھی کہا گیا کہ مکرم میر محمود احمد صاحب نے بحث کے دوران (نعوذ باللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ آر ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی چودہ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(66) کتابچہ راہنمائے امتحان مبتدی کیس (سرکار بنام عبد الحئی وغیرہ)

مقدمہ نمبر 207/90

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک کتابچہ بعنوان "راہنمائے امتحان مبتدی" شائع ہوا تھا۔ اس پر مولوی خدا بخش خطیب مسجد محمدیہ ریلوے سٹیشن ربوہ نے زیر دفعات 298/B، 298/C مکرم حافظ مظفر احمد، مکرم شمیم پرویز صاحب، مکرم عطاء الرحمٰن مہتمم تعلیم، مکرم سید عبد الحئی، مکرم سید خالد شاہ اور مکرم شاہد احمد نائب ناظر امور عامہ کے خلاف مورخہ 15/7/90 کو مقدمہ قائم کر دیا۔ اس مقدمہ کی آر۔ ایم ربوہ کی عدالت میں اس وقت تک 4 پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(67) ٹکٹ صنعتی نمائش اطفال کیس

(سرکار بنام ظفر اللہ طاہر وغیرہ)

مقدمہ نمبر 263/90

مورخہ یکم اکتوبر 1990 کو احراری مولوی اللہ یار ارشد نے درخواست دی کہ مجلس اطفال الاحمدیہ کی آل ربوہ صنعتی نمائش منعقدہ ایوان محمود بروز یکم، دو، تین اکتوبر 1990 کے لئے جاری کردہ داخلہ ٹکٹ پر مسلم کلمہ طیبہ اور قرآن کریم کی آیات لکھ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے چنانچہ اس کی درخواست پر منتظمین نمائش پر زیر دفعہ 298/C تھانہ ربوہ میں مقدمہ درج کیا گیا۔ جو آر ایم ربوہ کی عدالت میں چل رہا ہے۔ اس وقت تک اس کی 7 پیشیاں ہو چکی ہیں۔ مکرم ظفر اللہ طاہر کے علاوہ مکرم عبد السلام اسلم اور شبیر احمد صاحب اس مقدمہ میں ملوث ہیں۔

(68) رسالہ انصار اللہ کیس

(سرکار بنام محمد ابراہیم، محمد دین ناز وغیرہ) مقدمہ نمبر 264/90

مورخہ 10/9/90 کو احراری مولوی خدا بخش کی درخواست پر تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/C ماہنامہ انصار اللہ کے خلاف ایک مقدمہ درج کیا گیا جس میں کہا گیا کہ رسالہ مذکورہ کے شمارہ ستمبر 1990 میں صفحہ 2۔ وہ صفحہ 3 پر احمدیوں کو جنتی اور مسلمان ظاہر کیا گیا ہے اور صفحہ 9 پر درس حدیث کے عنوان سے مرزا انس احمد کا مضمون ہے۔ جس کے پڑھنے سے ہمارے مذہبی جذبات مجروح ہوئے اس کیس میں چوہدری محمد ابراہیم صاحب قاضی منیر احمد صاحب، مرزا محمد دین ناز صاحب اور صاحبزادہ مرزا انس احمد ملوث ہیں۔ مقدمہ کی سماعت آر ایم ربوہ کی عدالت میں جاری ہے۔ جہاں شہادتیں ہو رہی ہیں۔ اب تک 7 پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(69) رسالہ انصار اللہ پر ایک اور کیس (سرکار بنام محمد دین ناز)

مقدمہ نمبر 272/90

مورخہ 17/8/90 کو رسالہ انصار اللہ کے ایڈیٹر پر ایک مقدمہ زیر دفعہ 298/C تھانہ ربوہ میں درج ہوا جس میں کہا گیا کہ ماہنامہ انصار اللہ کے 30 اپریل 1990 کے شمارہ میں صفحہ 30 پر "شہدائے احمدیت" کے الفاظ لکھکر قادیانیوں نے خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح صفحہ 36 پر خود کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے اور صفحہ 37 پر احمدیت کی تبلیغ کی گئی ہے۔

یہ مقدمہ ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے درج کیا گیا اور آر۔ ایم ربوہ کی عدالت میں چل رہا ہے۔

(70) الفضل کیس (سرکار بنام آغا سیف اللہ وغیرہ)

مقدمہ نمبر 312/90

الفضل کے خلاف یہ مقدمہ 9 نومبر 90 کو تھانہ ربوہ میں درج ہوا۔ اس مقدمہ کی ابتداء بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ہوئی جنہوں نے الفضل روزنامہ کی 13 کاپیاں ڈپٹی کمشنر کو کاروائی کے لئے بھجوائیں اور فرد جرم یہ لگائی گئی کہ ان تمام شماروں میں صفحہ اوّل پر تحریرات قادیانیت کی تبلیغ پر دلالت کرتی ہیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ لہٰذا الفضل کے مدیر، پبلشر اور پرنٹر پر زیر دفعہ 298/C مقدمہ درج کیا جائے۔ چنانچہ یہ مقدمہ آغا سیف اللہ صاحب نسیم سیفی صاحب اور قاضی منیر احمد پر قائم کر دیا گیا۔

(71) کتاب سیرت مسیح موعود کیس

(سرکار بنام محمد صادق ندیم صاحب)

مقدمہ نمبر 331/90

ربوہ پولیس نے مورخہ 11 دسمبر 1990 کو محمد صادق ندیم احمدی جلد ساز گولبازار ربوہ کی دکان پر چھاپا مارا اور انہیں گرفتار کر کے چنیوٹ حوالات بھجوا دیا۔ ان پر مقدمہ زیر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان اس بنا پر قائم کیا گیا کہ انہوں نے کتاب سیرت مسیح موعود مولویوں کے ہاتھ فروخت کی ہے جس میں ایسے الفاظ ہیں جو اینٹی احمدیہ آرڈیننس کی زد میں آتے ہیں۔ نیز یہ کہ کتاب مذکورہ 1984 کے بعد شائع کی گئی ہے مقدمہ آر ایم ربوہ کی عدالت میں چل رہا ہے جہاں اس کی دو پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(72) کتاب دافع البلاء کیس

(سرکار بنام عبد الشکور)

مقدمہ نمبر 337/90

مورخہ 13 دسمبر 90 کو پولیس چھاپہ مار کر مکرم عبد الشکور صاحب پروپرائیٹر شکور عینک والے کو ان کی دکان واقع گولبازار ربوہ سے گرفتار کر کے لے گئی۔ انہوں نے اپنی دکان میں بعض کتب سلسلہ بھی رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک کتاب دافع البلاء مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تھی جسے کسی مولوی نے خریدا اور پھر آر ایم ربوہ کی عدالت میں درخواست دے دی کہ اس میں ایسا مواد ہے جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کی زد میں آتا ہے جس پر آر ایم نے پولیس کو بلا کر کاروائی کرنے کا حکم دیا اور پولیس نے ان کے خلاف مقدمہ درج کر کے چنیوٹ حوالات بھیج دیا۔ بعد میں انکی ضمانت کروائی گئی اور مقدمہ آر۔ ایم ربوہ کی عدالت میں چل رہا ہے اور اب تک دو پیشیاں بھگتی جا چکی ہے۔

(73) قرآن جلانے کا کیس (سرکار بنام منظور اقبال) مقدمہ نمبر 79/90

یہ مقدمہ بھی ٹنڈو آدم کے مولوی احمد میاں حمادی نے منظور اقبال صاحب نائب قائد ضلع سانگھڑ پر قائم کیا۔ کہا جاتا ہے کہ کسی بات پر منظور اقبال اور مولوی حمادی کے درمیان تلخ کلامی ہوئی جس کے نتیجہ میں احمد میاں حمادی نے زیر دفعہ 295 تعزیرات پاکستان جو بعد میں 295/C میں تبدیل کر دی گئی۔ 20/9/90 کو قرآن مجید جلانے کا جھوٹا مقدمہ کھڑا کر دیا۔

مقدمہ اس وقت فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سانگھڑ کی عدالت میں ہے ابھی تک چالان پیش نہیں کیا گیا۔

●

بات مسیح کی

ازقلم محمد نسیم خان نائب ایڈیٹر بدر

ماہانہ رسالہ مسیحی دنیا نئی دہلی بمطابق نومبر ۱۹۹۱ء میں صحافت کی قدروں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جلی حروف سے لکھا گیا ہے کہ "مسلمانوں کا مسیح کوئی اور" اور اس پر ہمارے ہفت روزہ اخبار بدر ۲۲ اگست میں شائع شدہ مکرم مولوی نذیر الاسلام صاحب کے مضمون کے سیاق و سباق سے آنکھیں بند کر کے ان کے اس جملہ " یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مسیح ابن مریم سے مراد حضرت عیسیٰ" نہیں" سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مسلمانوں کے مسیح اور عیسائیوں کے مسیح دو الگ الگ وجود ہیں۔ حالانکہ یہ بات آئندہ زمانہ میں آنے والے مسیح کے ذکر میں ہے کہ آئندہ جو مسیح ابن مریم آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کے مطابق آئیگا وہ گذشتہ مسیح ابن مریم نہیں ہوگا بلکہ اس سے مراد ... امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا جسے "بوجہ صفاتی مشابہت تامہ مسیح ابن مریم کے نام سے پکارا گیا ہے"۔ ہمارے نزدیک مسیحی دنیا کی یہ کذب بیانی اور مغالطہ دہی اس قدر قابل اعتنا تو نہیں ہے کہ اسے ہم اپنے اخبار میں کوئی وقعت دیں لیکن چونکہ اس میں ہمارے عقیدہ کو توڑ مروڑ کر غلط طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ سادہ لوح انسانوں کو ہمارے متعلق بدظن و گمراہ کرنے کا باعث بن سکتا ہے اس لئے درج ذیل سطور میں ہم اس کی تردید لکھ رہے ہیں۔

کتاب بخاری شریف کی یہ حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کشفی حالت میں مسیح ابن مریم کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور پھر دجال کو بھی دیکھا۔ اس کشف کے بارہ میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آئندہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے کہ جب دجالی فتنہ اسلام پر حملہ آور ہوگا تو مسیح ابن مریم اس کے دفاع کے لئے مبعوث ہوں گے لیکن اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ عقیدہ ہے کہ اس سے مراد وہ فوت شدہ مسیح ابن مریم نہیں ہے بلکہ مسیح ابن مریم کی خوبو عین اس کے مشابہہ لیکن قوت قدسیہ اور مرتبہ میں اس سے بڑھ کر امت محمدیہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرتے ہوئے ایک شخص دجالی فتنہ کے فرد کرنے کے لئے پیدا ہوگا۔ اور چونکہ بخاری شریف کی دوسری روایت میں ذکر موجود ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۶۰۰ سال قبل گذرے ہیں وہ سرخ رنگ اور گھنگریالے بالوں والے تھے لیکن جو مسیح ابن مریم اس کشف میں دجالی فتنہ کے دفاع کے لئے آپ کو دکھائے گئے ان کا رنگ گندمی اور بال سیدھے تھے۔ اس جسمانی فرق سے یہ ظاہر ہے کہ آئندہ جس مسیح موعود کو امت محمدیہ میں آنا ہے وہ بعینہٖ حضرت مسیح ابن مریم نہ ہوں گے بلکہ وہ امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا جسے صفاتی مشابہت کی وجہ سے مسیح ابن مریم کا نام تمثیلی طور پر دیا گیا ہے اور چونکہ قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات روز روشن کی طرح ثابت ہے اس لئے اس میں کوئی شک وشبہ رہ ہی نہیں جاتا کہ آنے والے مسیح موعود کی پیشگوئی کا مصداق کوئی اور شخص ہے جسے تمثیلی طور پر ابن مریم کے نام سے اس پیشگوئی میں ذکر کیا گیا ہے۔

یہاں ہم یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ انجیل میں جس یسوع مسیح کا ذکر موجود ہے جن کو عیسائی دنیا خدا اور خدا کا بیٹا مانتی ہے، وہ صلیب سے زندہ ہی اتار لئے گئے تھے اور اس کے بعد وہاں سے ہجرت کر کے شام ایران اور موجودہ پاکستان کے راستہ سے ہوتے ہوئے سرینگر کشمیر پہنچے جہاں وہ ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہو کر اپنی عبدیت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے خالق وحدہ لاشریک معبود حقیقی کے سامنے عام نبیوں کی طرح پیش ہو گئے۔ سرینگر محلہ خانیار میں آج بھی وہ نیک پارسا نبی خدا کے بندہ کا مزار موجود ہے جس متلاشی حق کو اس مضمون کی حقیقت تک پہنچنے کا شوق ہو وہ کاسر صلیب بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" جو ہمارے یہاں دستیاب ہے، کا ضرور مطالعہ کریں۔

آخر میں ہم صرف اتنی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جس مسیح ابن مریم کو عیسائی خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں، اُسے ہم از روئے قرآن وحدیث اور انجیل صرف ایک نبی اور خدا کے بندے کے طور پر ہی تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ مسیح ابن مریم کی طرف موجودہ عیسائیت اور محرف ومبدل انجیل جو بے بنیاد اور ناقابل تسلیم صفات منسوب کرتی ہے ہم بہرصورت ان بے جا من گھڑت صفات سے بیزار ہیں۔ کیونکہ ہمارا ضمیر ہماری فطرت، و غیرت یہ برداشت نہیں کر سکتی اور نہ ہی ہماری عقل یہ قبول کرنے کو تیار ہے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے دوسروں کے ہاتھوں ذلیل ہونے والے چیخ چیخ کر ساری رات ایلی ایلی لما سبقتنی (اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) کی فریاد کرنے والے کو ہم خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کریں۔ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ؕ

بدر کی توسیع اشاعت، و مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ مینیجر

جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لانیوالے احباب وخواتین کیلئے

ایک ضروری ہدایت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لئے جو ضروری ہدایات تحریر فرمائی ہیں ان میں سے ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ

" لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ **اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔**"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

امسال چونکہ صد سالہ جلسہ سالانہ پر حضور انور کی تشریف آوری بھی متوقع ہے۔ اس لئے اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد پہلے سالوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوگی۔ جلسہ کے موقع پر قادیان میں موسم کافی سرد ہوتا ہے اس لئے تمام مبلغین کرام اور معلمین سلسلہ اور عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت کرنے والے احباب کو یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کرا دیں کہ شدت سردی کے پیش نظر لحاف وغیرہ ضرور اپنے ساتھ لائیں۔ مرکز کے لئے ایسا انتظام کرنا ممکن نہ ہوگا۔

امید ہے احباب کرام اس ہدایت کی پابندی فرما کر اطاعت امام کا ثبوت دیں گے۔ جزاکم اللہ

ناظم تربیت جلسہ سالانہ قادیان

سالانہ اجتماع لجنہ وناصرات مرکزہ

الحمد للہ۔ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ مرکزہ کا مشترکہ سالانہ اجتماع امسال مورخہ ۹/۱۱/۹۱ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر ٹھیک ۲½ بجے مسجد احمدیہ مرکزہ میں زیر صدارت خاکسار مریم صدیقہ اہلیہ مولوی رفیق احمد طارق مبلغ سلسلہ مرکزہ منعقد ہوا لجنہ وناصرات کی حاضری ۱۰۰٪ تھی۔ اس اجتماع کی کارروائی کا آغاز محترمہ فاطمہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزہ کی تلاوت سے ہوا بعدہ نظم محترمہ خیر النساء صاحبہ نے پڑھی علمی مقابلہ جات سے قبل محترمہ فوزیہ صاحبہ نے لجنہ وناصرات اور دیگر منتظمین ومعاونین خاص کی خدمت میں Welcome ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار کی زیر صدارت وزیر نگرانی مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔

مقابلہ تلاوت لجنہ میں ۷ ممبرات نے حصہ لیا۔ مقابلہ تقاریر لجنہ میں ۱۰ ممبرات نے حصہ لیا۔ مقابلہ نظم خوانی لجنہ میں ۶ ممبرات نے حصہ لیا۔ ناصرات الاحمدیہ کو تین گروپوں میں تقسیم کیا ہوا تھا چنانچہ گروپ I کی ناصرات کے مقابلہ تقاریر میں ۶ ممبرات نے اور مقابلہ تلاوت میں بھی ۶ ممبرات نے اور مقابلہ نظم خوانی میں ۴ ممبرات نے حصہ لیا۔

گروپ II میں مقابلہ تلاوت میں ۵ ممبرات نے اور مقابلہ تقاریر میں ۶ ممبرات نے اور مقابلہ نظم خوانی میں ۵ ممبرات نے حصہ لیا۔

گروپ III میں سے مقابلہ تلاوت ونظم خوانی وتقاریر میں آٹھ آٹھ ممبرات نے حصہ لیا۔

مندرجہ بالا تمام لجنہ وناصرات کے تمام علمی مقابلہ جات کے ججز کے فرائض محترم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ محترم حافظ بشیر احمد صاحب محترم تمیم عباس صدر جماعت احمدیہ محترم پی کے عبد الجلیل صاحب نے انجام دیئے اور یہ علمی مقابلہ جات رات کے ۹ بجے تک جاری رہے۔

اس کے بعد خاکسار نے اجتماع کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مبارکباد دی اور لجنہ وناصرات کو اُن کی مختلف ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزہ نے مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعام تقسیم کئے۔ اس کے بعد کنڑا زبان میں محترم صدر جماعت نے پردہ کی رعایت سے خطاب کیا۔ محترم مولوی رفیق احمد صاحب طارق نے اجتماعی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے باعث برکت بنائے آمین۔

خاکسار:

مریم صدیقہ اہلیہ مکرم مولوی رفیق احمد طارق مبلغ سلسلہ احمدیہ مرکزہ

سوواں جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز سلسلہ قادیان میں جماعت احمدیہ کے سوویں جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ر فتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب اس تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو بہت کامیاب و بابرکت فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادتیں

۱۔ مکرم محمد اسلم صاحب عباسی آف مین پوری (یو۔پی) تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اُن کے بیٹے عزیز محمد انور سلمہٗ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر میں ۲۰/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۳۰/- روپے ارسال کرتے ہوئے احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

۲۔ خاکسار کی دوسری لڑکی عزیزہ ناصرہ شاہین کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۶ر نومبر کو بچی پیدا ہوئی ہے۔ یہ بچی خاکسار کی دوسری نواسی اور عزیزم مظفر احمد ولد مکرم منظور احمد صاحب آف بلاری کی دختر ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے نیک صالحہ اقبال مند خادمہ دین اور عمر دراز بنائے آمین۔ خاکسار نے ۷۵/- روپے شکرانہ اور ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(خاکسار ملک شریف احمد پٹنہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ علاقہ راجستھان کی والدہ محترمہ کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ مولوی صاحب موصوف انہیں اپنے وطن کشمیر سے قادیان بغرض علاج و تیمارداری لے آئے ہیں اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محترمہ مریضہ کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد نسیم خان قادیان)

۲۔ مکرم مطہر خان صاحب موسیٰ بنی مائنز اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ارسال کر کے تحریر کرتے ہیں کہ ایک عرصہ سے دماغی بیماری میں مبتلا ہیں بہت علاج کرائے ہیں مگر آرام نہیں ہے۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے صحت یاب کرے۔

(ادارہ)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ ANM پارٹ ملا کا امتحان دے رہی ہیں اس میں کامیابی کے لئے۔ بچہ کی صحت یابی کے لئے، خاکسار کی اہلیہ نے ٹیچر شپ کا انٹرویو دیا ہے اس میں سلیکشن کے لئے۔ والدین کی صحت و سلامتی بھائیوں بہنوں کے امتحان میں کامیابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اعانت بدر کے لئے ۱۰/- روپے ارسال ہیں۔

(خاکسار محمود احمد پرویز کانا بن تو ہارکہ)

۴۔ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لائیلپوری آف لندن ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

۵۔ مکرم حمید احمد صاحب چوہدری آف لاہور بذریعہ ٹیلیفون قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کی عمر عطا فرمائے اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ (خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد نزیل دہلی)

بدر کا صد سالہ جلسہ سالانہ نمبر

انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۹-۲۶ر دسمبر ۱۹۹۱ء کا پرچہ بدر کا صد سالہ جلسہ سالانہ نمبر صاحب قلم علماء کے تحقیقی و بیش قیمت مقالہ جات پر مشتمل ہوگا۔ ٹائیٹل رنگین تصاویر سے آراستہ ہوگا۔ اور طباعت آفسیٹ ہوگی۔ علاوہ ازیں بدر کے فل سائز کی ایک رنگین تصویر حضور انور کی شامل ہوگی۔ ان سب خصوصیات کے باوجود قیمت صرف دس روپے ہوگی۔ قارئین مطلع رہیں

(ادارہ)

ارشاد نبوی ﷺ
اَلْعَیْنُ حَقٌّ
(نظر لگنا سچ ہے)
منجانب مہیکے ازاراکین جماعت احمدیہ بمبئی

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABIYAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339. (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

قادیان میں مکان، پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں
نعیم احمد ڈار
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دعا
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ بینٹنگ اسٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO.
OFF- 6378622
RESI- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
پیشکش
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
۵۲۰۶-۵۱۳۷-۴۰۲۸-۲۲

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
NIR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ
ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے